﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ☆ ﴿......عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُودًا﴾ (بنی إسرائیل: ۸۰)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

قائم مقام مدیر اعلیٰ :— منیر الدین شمس

جلد۷ جمعۃ المبارک ۱۴؍جنوری ۲۰۰۰ء شمارہ ۲

۷؍شوال ۱۴۲۰ہجری ☆ ۱۴؍صلح ۱۳۷۹ہجری شمسی

نماز اور سکینت

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس میں دوڑ کر شامل نہ ہوا کرو بلکہ وقار اور سکینت سے چل کر آؤ۔ نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ مل جائے پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعه باب المشی الی الجمعة)

خلاصہ درس قرآن کریم رمضان المبارک ۱۹۹۹ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے دوران مسجد فضل لندن میں درس قرآن مجید ارشاد فرمایا۔ اس درس قرآن کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر کے قارئین کی خدمت میں قسط وار پیش کر رہا ہے۔ یہ سلسلہ اختتام درس تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔ (مدیر)

درس قرآن کریم ۱۶؍دسمبر ۱۹۹۹ء۔ سورۃ المائدہ آیت ۲۹ تا ۳۹

آیت نمبر ۲۹: "لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَیَّ یَدَکَ.........."۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس آیت کے بارہ میں ایک بحث یہ اٹھائی جاتی ہے کہ کیا دفاع کا حق استعمال کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ علامہ آلوسی اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ "بعض کے نزدیک دفاع کا حق استعمال کرنے کا جواز تو ہے لیکن لازم نہیں"۔

آنحضرت ﷺ کے بارہ میں خالد بن عرفطہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے مجھے فرمایا "اے خالد میرے بعد نئی نئی باتیں ہونگی اور فتنے برپا ہونگے اور اختلافات پیدا ہو جائیں گے۔ اس وقت اگر تو قاتل بننے کی بجائے اللہ کا مقتول بندہ بن جائے تو تُو ایسا ہی کرنا"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ پاکستان میں احمدیوں پر جو ظلم اور زیادتیاں کی جا رہی ہیں انہیں ان کے خلاف اپنے دفاع کا حق تو ہے لیکن یہ حق ہم استعمال نہیں کرتے کیونکہ آنحضرتؐ کی ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک وقت آئے گا جب قاتل کے ہاتھ چل رہے ہونگے لیکن مقتول اپنے دفاع کا حق استعمال نہیں کر رہے ہونگے اور یہی ان کے لئے بہتر ہوگا۔

آیت نمبر ۳۱: "فَطَوَّعَتْ لَہٗ نَفْسُہٗ.........."۔ صاحب کشاف (علامہ زمخشری) کا کہنا ہے کہ "روایت ہے کہ آدم نے اپنے بیٹے کے مرثیہ میں ایک شعر کہا لیکن یہ صریح جھوٹ ہے اور یہ شعر آدم کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ نیز اس میں کئی غلطیاں بھی ہیں اور دوسری بات یہ کہ انبیاء شعر نہیں کہا کرتے"۔

حضور نے فرمایا کہ یہ کہنا کہ انبیاء شعر نہیں کہا کرتے، بالکل غلط بحث ہے البتہ یہ درست ہے کہ انبیاء لغو قسم کے شعر نہیں کہتے لیکن پاکیزہ شعر کہنے میں کوئی قباحت نہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعودؑ نے جو اشعار فرمائے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت، قرآن اور صحابہ کی محبت میں شعر فرمائے اسی لئے آپؑ نے فرمایا ہے کہ ۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق ☆ اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

آیت نمبر ۳۳: "مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ.......... اَنَّہٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ.........."۔ ابن جریر الطبری لکھتے ہیں کہ "تفاسیر میں سے میرے نزدیک صحیح ترین تفسیر اس باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں

آنحضرت ﷺ کی لیلۃ القدر کے ساتھ اب بھی دنیا توحید کی طرف مائل ہو رہی ہے

لیلۃ القدر میں خصوصی دعا "اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی" بہت کرنی چاہئے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۱؍دسمبر ۱۹۹۹ء)

لندن (۳۱؍دسمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا جو سیٹلائٹ کی وساطت سے ساری دنیا کے مختلف حصوں میں بیک وقت دیکھا اور سنا گیا۔ آج سکولوں میں بھی رخصت تھی اس لئے بہت کثیر تعداد میں احباب و خواتین کے علاوہ بچے بھی جمعہ میں شمولیت کی غرض سے آئے ہوئے تھے۔ مسجد، نصرت ہال اور محمود ہال کے علاوہ دو خیمے (Marquees) بھی بھرے ہوئے تھے اور بہت سے احباب باہر احاطے میں بھی بیٹھے ہوئے تھے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ القدر "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ.......... الخ" کی تلاوت کی اور ترجمہ بتایا۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ اس سے مراد یہاں قرآن کریم بھی ہو سکتا ہے اور آنحضرت ﷺ بھی بلکہ دراصل دونوں ہی مراد ہیں۔

لیلۃ القدر کے مضمون کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ میں اس بات کو آنحضور ﷺ کے حوالہ سے کھولتا ہوں۔ چونکہ رمضان المبارک میں دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ پیدا ہوتی ہے اس لئے پہلی حدیث دعا ہی کے بارہ میں لی ہے۔ سنن ابن ماجہ کتاب الدعا میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

مسجد فضل لندن میں رمضان المبارک کے مہینہ میں آخری درس قرآن کریم کے اختتام پر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اقتداء میں اجتماعی دعا

(لندن ۶؍جنوری): سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں جمعۃ المبارک کے علاوہ روزانہ مسجد فضل لندن میں درس قرآن کریم ارشاد فرماتے رہے۔ آج جمعرات کے روز چونکہ درس قرآن کریم کا آخری روز تھا اس لئے حضور انور نے آخر پر دعا کروائی۔ حضور ایدہ اللہ نے ابتداء میں آنحضورؐ، عالم اسلام، صلحائے امت اور نظام جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے دعا کی تحریک کرنے کے بعد دعا میں مختلف طبقات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان سب کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ عمومی دعا کی فہرست حضور نے آنحضورؐ پر مسنون درود سے ختم کی جس کے بعد آنحضورؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی چیدہ چیدہ دعائیں دہرائیں اور آخر پر ہاتھ اٹھا کر پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب دعاؤں کو ہم سب کے حق میں قبول فرمائے۔ دعا کا آغاز حضور نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور درود شریف سے، اس دعا کے ساتھ فرمایا 'سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم. اللهم صل على محمد و ال محمد'۔

حسب معمول درس قرآن کریم اور اجتماعی دعا میں احباب و خواتین سیٹلائٹ کی وساطت سے دنیا کے مختلف حصوں میں بھی حضور کے ساتھ شامل ہوئے۔

بقیہ: درس قرآن کریم از صفحہ اول

کی ہے جس نے کہا: اس کی تاویل یہ ہے کہ جس نے کسی مومن جان کو قتل کیا جبکہ اس نے کسی کو قتل نہیں کیا تھا، جس کے بدلہ کے طور پر اس کو قتل کیا جاتا اور اس کا قتل کرنا قصاص کے طور پر ہوتا یا بغیر اس کے کہ اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ جنگ کر کے زمین میں فساد کیا ہو تو اس کو قتل کر کے گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا"۔

حضور انور نے فرمایا کہ دراصل انسان کا ایک اپنا جہان ہوتا ہے۔ جب وہ مرتا ہے تو گویا سارا عالم مر گیا۔ ہر انسان کا علم اور جہان دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ جب وہ مرتا ہے تو گویا سارا عالم مر جاتا ہے اور جب وہ زندہ ہوتا ہے تو گویا سارا عالم زندہ ہو جاتا ہے اسی لئے خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا. وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَاالنَّاسَ جَمِيْعاً"۔

آیت نمبر ۳۴: "اِنَّمَاجَزٰٓؤُاالَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.........."۔ اس آیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس مرتبہ بورڈ میں ہے کہ "میرے نزدیک یہ باغیوں اور سیاسی لوگوں کا حکم ہے جو اسلامی سلطنت کے خلاف جنگ کرتے ہیں۔ ڈاکوؤں کا جرم معاف نہیں ہوتا کیونکہ معافی حدود شرعیہ میں مؤثر نہیں ہوتی۔ سیاسی جرائم میں معافی دی جاسکتی ہے۔ اس جگہ ان کے متعلق یہ ذکر بھی موجود ہے کہ وہ خدا اور رسول سے لڑائی کرتے ہیں اس لئے فرمایا کہ ان کو یہ سزا دو۔ ان کے لئے چار قسم کی سزائیں رکھ دی ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس بارہ میں مفسرین نے بہت سی بحثیں اٹھائی ہیں۔ اتنا جان لینا ضروری ہے کہ ایسی خوفناک سزاؤں کی وجہ دراصل ایسے جرائم ہیں جن کا بدلہ محض قتل کافی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس سے تو دوسروں کو لمبا عرصہ عبرت حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے ایسے جرائم کے لئے ضروری ہے کہ ایسی خوفناک اور عبرتناک سزائیں ہوں جو دوسروں کے لئے بھی عبرت کا موجب ہوں اور وہ ایسے جرائم سے باز رہیں۔ مثلاً ان دنوں پاکستان میں سو بچوں کے قتل کا واقعہ مشہور ہے۔ اب اگر ایسے مجرمین کو قتل کی سزا دی جائے تو اس سے اتنا فرق نہیں پڑ سکتا جتنا کہ اضداد میں سے بازو اور پاؤں کاٹے جائیں یا اس قسم کی سزائیں دی جائیں جسے دیکھ کر دوسرے ہر وقت عبرت اور نصیحت پکڑیں تو تبھی فائدہ ہو سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض اوقات نظام جماعت کے تحت برائیوں کی سزا کے طور پر احمدیوں کو اخراج از ربوہ کی سزا دی جاتی ہے۔ بعض تو اسے مان لیتے ہیں لیکن بعض قانون کا سہارا لیتے ہوئے انکار کر دیتے ہیں۔ انکار کرنے والوں کا معاملہ تو خدا سے ہے۔ ہاں جو اپنی نیک فطرت کی وجہ سے مان لیتے ہیں ان کے متعلق میرا گمان اور امید ہے کہ خداتعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کی سعادت کے نتیجہ میں سزا میں کمی فرمائے گا۔

آیت نمبر ۳۶: "يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوااتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ.........."۔ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو یہاں فرماتا ہے کہ "اے مومنو! چاہئے کہ تمہارا فخر تمہارے اپنے اعمال پر ہو نہ اپنے آباء کے شرف و مرتبہ پر۔ اس لئے تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے حضور پہنچنے کے لئے وسیلہ ڈھونڈتے رہو"۔

حضور نے فرمایا کہ یہاں وسیلہ بنانے کے بارہ میں مختلف علماء نے بحثیں اٹھائی ہیں۔ علامہ شہاب الدین آلوسی فرماتے ہیں کہ "بعض لوگوں نے نبیؐ سے یہ روایت کی ہے کہ جب معاملات تم پر شدید ہو جائیں اور تمہیں بے بس کر دیں تو اہل قبور کی مدد حاصل کرو"۔ لیکن ایسی تمام روایتیں حق سے کوسوں دور ہیں۔ اس کے بعد علامہ آلوسی اپنا نظریہ یوں درج کرتے ہیں۔ اس بارہ میں محقق کلام یہ ہے کہ مخلوق سے مدد طلب کرنا اور اسے اس معنی میں وسیلہ بنانا کہ اس سے دعا کی درخواست کی جائے اس کے جائز ہونے میں کوئی شبہ نہیں بشرطیکہ وہ زندہ ہو اور درخواست کرنے والے پر اس کی افضلیت کو ترجیح نہ دی گئی ہو بلکہ بسا اوقات ایک افضل درجہ والا کم تر درجہ والے کو بھی دعا کے لئے کہتا ہے جیسا کہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کو جبکہ وہ عمرہ کے لئے جانے لگے تو فرمایا کہ لَا تَنْسَانَايَااَخِي مِنْ دُعَائِكَ۔ نیز فرمایا کہ اویس قرنیؓ کو بھی کہنا کہ میرے لئے استغفار کرے.......... اور اگر وہ شخص جس سے دعا کی درخواست کی جارہی ہے وہ وفات یافتہ ہو تو اس امر کے ناجائز ہونے میں کسی بھی عالم کو ذرہ بھر شبہ نہیں اور یہ کہ یہ ایسی بدعت ہے جس پر سلف میں سے کسی نے بھی عمل نہیں کیا"۔

حضور نے فرمایا کہ شیعہ مفسرین اس سے یہ مراد لیتے ہیں کہ خدا سے بذریعہ امام تقرب حاصل کرو۔ نیز تفسیر قُمّی میں منقول ہے کہ "عیونُ اخبارِ الرِّضا میں جناب رسول خداؐ سے منقول ہے کہ ائمہ اولاد امام حسینؑ ہیں جس نے ان کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ وہ دین کی مضبوط رسی اور خدا تک پہنچا دینے کا یکتا وسیلہ ہیں"۔

علامہ ابن جریر الطبری لکھتے ہیں کہ جَاهِدُوْا فِي سَبِيْلِهٖ...... سے "مراد اس کا (اللہ تعالیٰ کا) دین اور اس کی شریعت ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے جاری کی اور وہ شریعت اسلام ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تم ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے ان کو دین حنیف اسلام میں داخل ہونے پر مجبور کرنے کے لئے اپنے نفسوں کو تھکاؤ تاکہ تم نجات پاؤ جس کے نتیجہ میں تم ہمیشہ کی زندگی پاؤ گے اور جنتوں میں ہمیشہ رہو گے"۔

حضور نے فرمایا کہ یہ بالکل غلط اور قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف بات ہے۔ قرآن کریم میں تو خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنی دینی معاملات میں ہرگز کوئی جبر نہیں۔ اس لئے زبردستی ہو ہی نہیں سکتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ وسیلہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ "وسیلہ کے دو معنی ہیں۔ ایک تو حاجت۔ پس مطلب یہ ہوا کہ اپنی حاجتیں جناب الٰہی میں لے جاؤ۔ دیکھو سورۃ بنی اسرائیل (آیت ۵۷) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کن معنوں میں آنحضرتؐ کو وسیلہ مانتے تھے، اس بارہ میں حضورؑ کے ایک کشف سے یہ معاملہ واضح ہو جاتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں "ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خداتعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستہ سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں هٰذَا مَاصَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ"۔

حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ جتنی مرضی بدیاں کرتا پھرے پھر بھی سمجھے کہ آنحضرتؐ چونکہ وسیلہ ہیں وہ اسے بخشوالیں گے تو یہ بالکل غلط نظریہ ہے۔ ہاں البتہ نیک نیتی کے ساتھ آنحضورؐ کی کوئی متابعت کرے اور صحیح رنگ میں آپ کے ارشادات پر عمل کرے یہ سمجھتے ہوئے کہ آپؐ مجھے اس طرح خدا تک لے جائیں گے تو یہ درست ہے۔ فرمایا یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بعض تحریرات میں جس سے انکار کیا ہے وہ تحریرات میں نے غور سے پڑھی ہیں ان سے یہی مقصود ہے کہ اگر لوگ بدیاں کرتے رہیں اور یہ سمجھتے رہیں کہ خداتعالیٰ سے آنحضورؐ ہمیں بخشوالیں گے، یہ بالکل غلط ہے۔

آیت نمبر ۳۹: "وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ.........."۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے نزدیک اس سے مراد ایسے مرد و عورت ہیں جو پیشہ ور چور ہوں۔ ان کے ہاتھ کاٹنے کا ارشاد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے یہاں مِنْ نہیں فرمایا بلکہ اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فرمایا ہے۔ یعنی جو عادی چور ہوں۔ ہاتھ کاٹنے کی سخت سزا کی وجہ نکالًا فرمائی گئی ہے۔ یعنی تاکہ لوگوں کو اس سے عبرت ہو اور وہ بھی ایسی حرکتوں سے باز رہیں۔ بظاہر تو ہاتھ کاٹنے کو بھیانک سمجھا جاتا ہے لیکن ایسے پیشہ ور چور اور ڈاکو جو ظلم کرتے ہیں اور بعض مرتبہ قتل بھی کر دیتے ہیں ان کو مدنظر رکھا جائے تو ان کے مقابل پر یہ سزائیں کچھ بھی سخت نہیں۔ ہاتھ کاٹنے سے تو ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ یہ سزا کیوں کر دی گئی ہے اور وہ بھی نصیحت پکڑے گا لیکن اگر جیل میں رکھا جائے تو اس سے معاشرہ میں جملہ افراد کیسے عبرت پکڑ سکتے ہیں؟ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سزا مقرر فرمائی ہے۔

(مرتبہ: منیرالدین شمس)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

وقف جدید کے سال نو کا اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے تینتالیسویں سال کا اعلان فرمادیا ہے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کے تمام امراء کرام، صدران جماعت اور مبلغین انچارج سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعت سے نئے سال کے وعدہ جات لے کر وکالت مال لندن کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار

مبارک احمد ظفر

ایڈیشنل وکیل المال۔ لندن

اپنے علم کا فیض دوسروں تک پہنچائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف علوم کے سینکڑوں ماہرین جماعت احمدیہ میں پائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مخصوص علم کے حوالے سے ہی الفضل کے لئے ٹھوس، مفید، علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر بھجوائیں تو اس سے اخبار کی افادیت میں اضافہ ہوگا۔ (مدیر)

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(حوالہ جات غیر مبایعین ۱۹۱۴ء تک)

(حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری)

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مَے اُن کو ساقی نے پلا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

عہد سعادت مند، سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں سب احمدی پروانوں کی طرح شمع روحانیت کے گرد گھومتے تھے۔ حضور علیہ السلام کے مقام کو خوب پہچانتے تھے۔ سب کا یقین تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی غلامی میں اور آپؐ سے فیض پاکے امتی نبی ہیں۔ اس لئے سب والہانہ عقیدت اور عاشقانہ ایثار سے اشاعت اسلام کے لئے ہر قربانی پیش کرتے تھے۔ وہ سب جو عقیدہ رکھتے تھے اس کا جناب ایڈیٹر صاحب بدر نے یوں اعلان فرمایا تھا:

"سنو! ہر ایک احمدی اس عقیدہ پر قائم ہے کہ مبارک و مطہر و مقدس وجود جسے لوگ مرزا قادیانی کہتے تھے خدا کا برگزیدہ نبی ہے"۔

(اخبار بدر ۱۸/جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۱)

یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک نئی شریعت لانے والا نبی ہرگز نہیں آسکتا بلکہ جو ایسا دعویٰ کرے وہ کافر اور کذاب ہے۔ صرف آنحضرت ﷺ کا امتی اور غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ خود حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:

"اب بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی"۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۹، ۲۰۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۱۱، ۴۱۲)

مارچ ۱۹۱۴ء میں، خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت جن لوگوں نے بیعت سے انکار کر دیا تھا اور جو غیر مبایعین قرار پائے تھے۔ وہ بھی مارچ ۱۹۱۴ء تک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر تشریعی نبوت کا اقرار کرتے تھے۔ چنانچہ میں ان کے حوالہ جات اُن کے اپنے الفاظ میں بیان کرنے پر اکتفا کروں گا۔ ان واضح تصریحات کی موجودگی میں کسی حاشیہ اور ضمیمہ کی قطعاً ضرورت نہیں۔ حوالہ جات کی عبارتیں ہی کافی ہیں۔ پہلے دو حوالے اصولی ہیں جن میں "خاتَمُ النَّبِیّین" کے سچے معنی اور "لا نَبِیَّ بَعْدِی" کا صحیح مفہوم بتایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بیس حوالے ایسے ہیں جن میں ان کے اکابر و اصاغر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت و رسالت کا اعتراف کیا ہے۔ حوالہ جات حسب ذیل ہیں:۔

ختم نبوت کے سچے معنے

مولوی محمد علی صاحب جو ۱۵/مارچ ۱۹۱۴ء سے ۱۳/اکتوبر ۱۹۵۱ء تک جماعت احمدیہ (غیر مبایعین) لاہور کے امیر رہے، تحریر فرماتے ہیں:

"یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔ آنحضرت ﷺ کے بعد خدا تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دئے، مگر آپ کے متبعینِ کامل کے لئے جو آپ کے رنگ میں رنگین ہو کر آپ کے اخلاق کاملہ سے ہی نور حاصل کرتے ہیں ان کے لئے یہ دروازہ بند نہیں ہوا کیونکہ وہ گویا اسی وجود مطہر اور مقدس کے عکس ہیں۔ مگر عام مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ آپ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آپؐ سے چھ سو سال پہلے نبی ہو چکے تھے دوبارہ آئیں گے جس سے ختم نبوت کا ٹوٹنا لازم آتا ہے"۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجینز اردو بابت ماہ مئی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۸۶)

لا نَبِیَّ بَعْدِی کا صحیح مفہوم

مولوی عمرالدین صاحب شملوی نے کہا:

"لا نبی بعدی کے معنے کرنے میں ہمارے مخالفوں نے ایک طوفان برپا کر رکھا ہے۔ ہر وعظ میں بار بار لا نبی بعدی کہہ کر حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ نبوت کو کفر اور دجالیت قرار دیتے ہیں۔ سچ یہ ہے کہ ان لوگوں کی حالت بالکل علماء یہود کی طرح ہو گئی ہے......... آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہونے کے یہ معنے ہوئے کہ کوئی ایسا رسول نہیں ہے جو صاحب شریعت جدیدہ ہو یا نبوت تشریعی کا مدعی ہو اور ایسا نبی ہو سکتا ہے جو آنحضرت ﷺ ہی کا غلام ہو جیسا کہ ملا علی قاری جیسے محدث نے حدیث لو عاشَ اِبراھیم لکانَ نبیا کی شرح میں صاف ان معنوں کو تسلیم کر لیا ہے"۔

(پیغام صلح ۱۶/ستمبر ۱۹۱۳ء)

۱۔ مقدس رسول

مولوی محمد علی صاحب نے احمدیہ بلڈنگز لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:

"مخالف خواہ کوئی ہی معنے کرے مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے، صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہئے مانگنے والا......... ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا، وہ صادق تھا، خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔ پاکیزگی کی روح اس میں کمال تک پہنچی ہوئی تھی"۔ (تقریر مولوی محمد علی صاحب در احمدیہ بلنڈنگز مندرجہ الحکم ۱۸/جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۶)

۲۔ مدعی رسالت

مولوی محمد علی صاحب نے لوگوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور چراغ الدین جمونی کی مخالفت کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ:

"کیا جائے تعجب نہیں کہ ایک شخص (حضرت مسیح موعودؑ۔ ناقل) جو اسلام کا حامی ہو کر مدعی رسالت ہو اور اسلام کی صداقت کو دنیا میں ثابت کر رہا ہو اور تمام عقائد باطلہ کی تردید کر رہا ہو اس پر تو فتووں کا اس قدر جوش و خروش ہو کہ کھانا پینا اور سونا بھی حرام کر دیا جائے اور جب ایک دوسرا شخص (چراغ الدین جمونی۔ ناقل) عیسائی مذہب کا حامی ہو کر مدعی رسالت ہو اور بظاہر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو تو اس کی مخالفت کے لئے ایک سطر بھی نہ لکھی جاوے"۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجینز اردو۔ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۶)

۳۔ ایسا نبی مرزا غلام احمد قایانی ھیں

مولوی محمد علی صاحب نے تحریر کیا کہ:

"ایسا ہی ایک نبی اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے لیکن لوگوں نے اسی طرح اس کا انکار کیا جیسا کہ پہلے نبیوں کا۔ کاش کہ یہ لوگ اس وقت غور کرتے اور سوچتے کہ کیا وہ نشان ان کو نہیں دکھلائے گئے جو کوئی انسان نہیں دکھلا سکتا اور کیا وہ اسی طرح پر گناہ سے نجات نہیں دیتا جس طرح پہلے نبیوں نے دی۔ اور ایک ہمہ علم اور ہمہ طاقت ہستی کے متعلق وہی یقین ان کے دلوں میں نہیں پیدا کرتا جو پہلی امتوں میں پیدا کیا گیا۔ ایسا نبی میرزا غلام احمد قادیانی ہیں"۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجینز جلد ۳ بابت ماہ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۲۴۸)

۴۔ ھندوستان کے مقدس نبی

مولوی محمد علی صاحب تحریر کرتے ہیں:

"ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی میرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا ہے"۔

(ریویو آف ریلیجینز نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۴۱۱)

۵۔ اخیر زمانہ کا موعود مرسل

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:

"خدا کو پہچاننا اور یقین سے جان لینا کہ واقعی وہ ہے بھی، یہ ایک بالکل الگ امر ہے اور اس کا حصول صرف اسی طرح ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور علم کے خارق عادت نمونے دیکھے جائیں جن کا اظہار صرف انبیاء و رسل کے ذریعہ ہوتا ہے اور ہوتا رہا ہے۔ اور قدیم سے یہی سنت الٰہی چلی آئی ہے کہ خدائے تعالیٰ ایسے اوقات میں جب زندہ ایمان لوگوں کے دلوں سے نیست و نابود ہو جاتا ہے اپنے انبیاء کے ذریعہ اپنی عظیم الشان قدرتوں کا اظہار بذریعہ خارق عادت نشانوں کے کر کے اپنی ہستی کا یقین لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے جس سے ان کی زندگی میں پاک تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ ایسی ہی ضرورت اس زمانہ میں ہے کیونکہ گزشتہ انبیاء کے نشان بطور قصوں کے ہو گئے ہیں اور ان کے دلوں کے اندر وہ زندہ اور قوی ایمان پیدا نہیں ہوتا، جو گناہ سوز ایمان کہلا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اخلاقی حالتیں اس درجہ تک گر گئی ہیں اور روحانیت سے لوگ بے بہرہ ہو گئے ہیں اس لئے اس وقت میں خدائے تعالیٰ نے اپنا ایک مرسل بھیجا اور وہ وہی مرسل ہے جس کا اخیر زمانہ میں آنے کا ابتداء سے وعدہ دیا گیا تھا۔ کیونکہ وہ جس نے وعدہ دیا تھا وہ اس بات کو جانتا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک مُرسل کی ضرورت ہوگی۔ پس اسی وعدہ اور ضرورت کے مطابق ایمان اور مذہب کو زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک مامور کو مبعوث فرمایا ہے تاکہ اس کی ہستی کا یقین وہ دلوں میں پیدا کرے اور ان کو خدا کی قدرتوں کے وہ نمونے دکھاوے جو اُن سے پہلے انبیاء کے وقتوں میں لوگوں نے دیکھے کیونکہ جب تک ایسا زندہ ایمان دل میں پیدا نہ ہو، گناہ کی غلامی سے انسان نجات نہیں پا سکتا۔ یقین کے بغیر انسان گناہ سے نجات نہیں پا سکتا اور خدائے تعالیٰ کی قدرت اور علم کی تازہ بتازہ تجلیات کے مشاہدہ کے بغیر یقین کا پیدا ہونا ناممکن ہے اور تازہ نشان خدا کی قدرت کے بغیر وساطت مامور من اللہ اور نبی کے ظاہر نہیں ہو سکتے۔ ایسا ہی ایک مرسل (جس کے ذریعہ سے دلوں میں نورِ ایمان پیدا ہوتا ہے) بانی سلسلۂ احمدیہ ہے"۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجینز اردو، مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۸۲، ۱۸۳)

۶۔ سُنّۃ اللّٰہ کے مطابق ایک نبی!

مولوی محمد علی صاحب رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان پر ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان سے سہ ماہی نکلنا شروع ہوا ہے جس کا پہلا نمبر یکم مارچ کو شائع کیا گیا۔ اس سلسلہ کے نوجوانوں کی ہمت کا نمونہ ہے۔ خدائے تعالیٰ اس میں برکت دے۔ چندہ سالانہ بارہ آنے ہے۔ اس رسالہ کے ایڈیٹر مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس علیہ السلام کے صاحبزادہ ہیں اور پہلے نمبر میں چودہ صفحوں کا ایک انٹروڈکشن ان کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جماعت تو اس مضمون کو پڑھے گی مگر میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بین دلیل کے پیش کرتا ہوں جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے۔ خلاصہ مضمون یہ ہے کہ جب دنیا میں فساد پیدا ہو جاتا ہے اور لوگ خدا تعالیٰ کی راہ کو چھوڑ کر معاصی میں بکثرت مبتلا ہو جاتے ہیں اور مُردار دنیا پر گدھوں کی طرح گر جاتے ہیں اور آخرت سے بالکل غافل ہو جاتے ہیں تو اس

وقت میں ہمیشہ سے خداتعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ انہی لوگوں میں سے ایک نبی کو مامور کرتا ہے کہ وہ دنیا میں سچی تعلیم پھیلائے اور لوگوں کو خدا کی حقیقی راہ دکھائے۔ پر لوگ جو معاصی میں بالکل اندھے .... ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ دنیا کے نشہ میں مخمور ہونے کی وجہ سے یا تو نبی کی باتوں پر ہنسی کرتے ہیں اور یا اُسے دکھ دیتے ہیں اور اس کے ساتھیوں کو ایذائیں پہنچاتے ہیں۔ اور اس سلسلہ کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں مگر چونکہ وہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے اس لئے انسانی کوششوں سے ہلاک نہیں ہوتا بلکہ وہ نبی اس حالت میں اپنے مخالفین کو پیش از وقت اطلاع دے دیتا ہے کہ آخر کار وہی مغلوب ہوں گے اور بعض کو ہلاک کر کے خدا دوسروں کو راہِ راست پر لے آوے گا۔ سو ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو ہمیشہ سے چلی آئی ہے۔ ایسا ہی اس وقت میں ہوا"۔ (ریویو آف ریلیجنز اردو مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۷، ۱۱۸)

۷۔ جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

اپنے قصیدہ میں لکھتے ہیں:

سمجھ لو اے عزیزو! ہاں سمجھ لو
نہ تعلیم مسیحا کو بھلائیں
نبی، ملہم، مجدد وہ ہیں سب کچھ
زباں سے ہم بھی یونہی کہتے جائیں

(اخبار پیغام صلح ۲۸/دسمبر ۱۹۱۳ء)

۸۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب آف لاہور

کہتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ خدا کی بات (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی غُلِبَتِ الرُّوْمُ۔ ناقل) آج پوری ہوتی ہے۔ دنیا پر ثابت کرتی ہے کہ وہ کلام خدا کا کلام ہے جو اس کا لانے والا تھا۔ وہ اللہ کا سچا مرسل ہے۔ اللہ نے اپنی حجت تمام کردی"۔

(ضمیمہ پیغام صلح ۲۷/جولائی ۱۹۱۳ء)

۹۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

لکھتے ہیں کہ: "حاصل کلام یہ کہ نبی اور رسول ہوں گے مگر ساتھ ہی امتی بھی ہونگے کیونکہ اس طرح بسبب امتی ہونے کے ان کی رسالت و نبوت، ختم نبوت کے منافی نہ ہوگی"۔

(پیغام صلح ۲۴/فروری ۱۹۱۴ء)

۱۰۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

حضرت مسیح موعودؑ کے ذکر پر لکھتے ہیں:

"یہ اس (اللہ) کا فضل ہے کہ ہم موٹی سمجھ کے انسانوں کے لئے اس نے ہر زمانہ میں انبیاء، اولیاء، صلحاء کے وجود کو پیدا کیا"۔

(ضمیمہ پیغام صلح ۵/مارچ ۱۹۱۴ء)

۱۱۔ جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی

لکھتے ہیں: "حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے مسیح موعودؑ بنی اسحٰق سے ہوا تاوہ پیشگوئی کَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ کی بھی دونوں ولد سے پوری ہو اور اس طرح سے کہ بنی اسمٰعیل میں سے تو ایک ایسے کامل اور مکمل سید المرسلین صلعم پیدا ہوں جن کی امت كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ کی مصداق ہو اور بنی اسحٰق میں سے ایک ایسا نبی مسیح موعود پیدا ہو۔ جو ہو تو احمد کا غلام اور معہذا وہ نبی بھی ہوتا ہے کہ وعدہ مندرجہ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ کا بھی اس سے پورا ہو جائے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر ۲۶/جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۲)

۱۲۔ جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی

تحریر کرتے ہیں کہ:-

"حضرت اقدس مرزا صاحب کو وہ نبوت طفیلی حاصل ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور رسول کے مطیعوں کے لئے فرمایا کما قال اللہ تعالیٰ: وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ۔ بموجب اس وعدہ صادقہ کے جو اس آیت کے مصداق ہیں جیسا کہ صدیق وشہید و صالحین ہو سکتے ہیں تو وہ نبی بھی ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے مسیح موعودؑ کے لئے احادیث صحیحہ میں لفظ نبی اللہ کا متعدد جگہ پر آیا ہے"۔

(حاشیہ صفحہ ۳۳ رسالہ التبیان فی استہلال الصبیان۔ مطبوعہ جولائی ۱۹۰۸ء)

۱۳۔ جناب مولوی محمد احسن صاحب امروہی

نے بحیثیت سیکرٹری بہشتی مقبرہ تحریر فرمایا کہ:

"حضور مسیح موعود و مہدی معہودؑ جو مصداق يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِی الْجَنَّةِ کے تھے اور یہ مقبرہ بہشتی حضرت اقدس کو بموجب حدیث لَمْ يُقْبَضْ نَبِیٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرَى اللّٰهُ مَقْعَدَهٗ فِی الْجَنَّةِ یعنی کبھی کوئی نبی قبض روح نہیں کیا گیا یہاں تک کہ اس کی زندگی میں مقبرہ بہشتی اپنا وہ دیکھ لیتا ہے۔ لہٰذا اور دو نیم سال قبل وفات یہ مقبرہ حضور علیہ السلام نے حالت کشف اور الہام میں دیکھ لیا تھا۔ لہٰذا اگرچہ وفات آپ کی لاہور میں ہوئی لیکن بحکم حدیث مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ کے اسی مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ فقط محررہ ۲۷/مئی ۱۹۰۸ء"۔

(رجسٹر دفتر مقبرہ بہشتی)

۱۴۔ عدالت میں مولوی محمد علی صاحب کی حلفیہ شہادت

(الف) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں مولوی محمد علی صاحب نے ۱۳/مئی ۱۹۰۴ء کو بطور گواہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے استفسار پر کہا کہ:

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعویٰ میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں"۔

(ب) مورخہ ۱۶/جون ۱۹۰۴ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں مولوی کرم الدین مستغیث کی طرف سے جرح پر مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ:

"مرزا صاحب دعویٰ نبوت کا اپنی تصانیف میں کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ اس قسم کا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لایا۔ ایسے مدعی کا مکذب قرآن شریف کی رو سے کذاب ہے"۔

(ورق مسل صفحہ ۳۶۲)

۱۵۔ خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریر

"بٹالوی نے اپنے روزانہ پیسہ اخبار والے مضمون میں ذکر کیا تھا کہ خواجہ صاحب نے نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی یا رسول ہونے سے انکار کیا ہے۔ مگر بٹالوی کے لئے یہ خبر جانفرسا ہوگی کہ ان کے گھر بٹالہ ہی میں خواجہ صاحب نے اپنے لیکچر میں صاف طور پر بیان کیا اور بٹالہ والوں کو خطاب کر کے کہا کہ:

"تمہارے ہمسایہ میں ایک نبی اور رسول آیا تم خواہ مانو یا نہ مانو"۔

(الحکم ۱۴/مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۰ کالم ۳)

۱۶۔ مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی

مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی مولوی کرم دین آف بھیں ضلع جہلم میں بطور وکیل جناب خواجہ کمال الدین صاحب و مولوی محمد علی صاحب نے بعدالت گورداسپور بدستخط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھ کر دیا:

"There is another view of the matter according to Mohamedan theology. One who belies a person claiming to be a prophet is a *Kazzab* and this has been admitted by prosecution evidence. Now the complainant knew perfectly well that the first accused claimed that position and not withstanding that he belied the accused consequently in religious terminology the complainant was *kazzab*."

ترجمہ: اصول اسلام کے مطابق اس معاملہ کا ایک اور پہلو ہے اور وہ یہ کہ جو شخص کسی مدعیٔ نبوت و رسالت کو جھوٹا سمجھتا ہے، کذاب ہے۔ یہ بات شہادت استغاثہ میں تسلیم کی گئی ہے۔ اب مستغیث نہایت اچھی طرح جانتا ہے کہ ملزم نمبر ۱ (یعنی حضرت مرزا صاحب) نے اس حیثیت یعنی نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا ہے اور باوجود اس کے مستغیث نے اس کی تکذیب کی ہے۔ پس مذہب اسلام کی اصلاح کی رو سے بھی مستغیث کذاب ہے۔

(مسل گورداسپور صفحہ ۱۹۴)

۱۷۔ خدا کا رسول

"پیغام صلح" ۱۸/دسمبر ۱۹۱۳ء نے لکھا:

"یہ عذاب بتاتے ہیں کہ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا کے مطابق کوئی خدا کا رسول اور نائب رسول اللہ ﷺ دنیا میں نازل ہو تاکہ ایک قوم تیار کرے جس کے اعمال مومنانہ ہوں اور وہ کامیاب کئے جاویں۔ لیکن وہ جو نہ مانے ان کو زور آور حملوں سے جگایا جاوے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا"۔

۱۸۔ انکار رسول کے باعث عذاب آرہے ہیں

اخبار "پیغام صلح" لکھتا ہے:

"کیا ہی اچھا ہو کہ اگر مسلمان ایسے عذابوں کی اصل وجہ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا کو سمجھ کر اس رسول کو تلاش کر کے اس کی پیروی اختیار کریں جس کے انکار کے باعث آئے دن یہ عذاب وارد ہو رہے ہیں"۔

(پیغام صلح ۲۵/جنوری ۱۹۱۴ء)

۱۹۔ مشترکہ اعلان

"ہمارا ایمان ہے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادمین الاولین میں سے ہیں۔ ہمارے ہاتھوں میں حضرت اقدس ہم سے رخصت ہوئے۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد میں بفضلہٖ تعالیٰ نہیں چھوڑ سکتے"۔

(اخبار پیغام صلح ۷/ستمبر ۱۹۱۳ء)

۲۰۔ سب اہل پیغام کا حلفیہ مشترکہ اعلان

"ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار "پیغام صلح" کے ساتھ تعلق ہے خداتعالیٰ کو جو دلوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے حاظر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں اور جو درجہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنا بیان فرمایا ہے اس سے کم و بیش کرنا موجبِ سلبِ ایمان سمجھتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا کی نجات حضرت نبی کریم ﷺ اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد ہم اس کے خلیفہ برحق سیدنا و مرشدنا و مولانا حضرت مولوی نورالدین

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

خطبہ جمعہ

قرآن سے ہی گھروں کی آبادی ہے ۔ جس گھر میں قرآن نہ پڑھا جائے وہ ویران سرائے کی طرح ہوتاہے

خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے

قرآن کریم کے فضائل اور خوبیوں کے بارہ میں احادیث نبویہؐ اور مسیح موعودؑ کی نظم و نثر سے اقتباسات

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۳ر دسمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۳ر فتح ۱۳۷۸ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔
الحمدلله رب العلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ ملك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔
اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔
﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْراً كَبِيْراً﴾ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۰)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے۔ یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جو سب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اور اُن مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر (مقدر) ہے۔

رمضان شریف سے پہلے یہ آخری خطبہ ہے اور آئندہ رمضان شریف انشاء اللہ جمعہ سے ہی شروع ہوگا۔ تو رمضان کے متعلق جو خطبہ دینا تھا اس کے بھی کچھ نوٹس میرے پاس ہیں مگر شاید یہ قرآن کریم کے متعلق جو خطبہ ہے یہ لمبا چلا جائے اس لئے اگلے جمعہ سے جو رمضان کے متعلق جو نوٹس ہیں ان کے مطابق خطبہ دوں گا۔ اس وقت بہر حال قرآن کریم کی فضیلتوں سے متعلق ذکر ہے اور قرآن کریم کی فضیلت کا رمضان سے بہت گہرا تعلق ہے۔ جیسا کہ میں وہ آیت پیش کروں گا آپ کے سامنے قرآن رمضان کے بارہ میں اتارا گیا ہے۔ کوئی ایسی نیکی نہیں جو رمضان میں نہ کی جاتی ہو جس کا قرآن کریم میں ذکر نہ ہو۔ سر دست جو قرآن کے متعلق احادیث ہیں میں ان کا ذکر شروع کرتا ہوں۔

ترمذی کتاب فضائل القرآن میں "کثیر بن مُرّہ الحَضرَمِی، عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن کریم کو ظاہر کر کے پڑھنے والا ظاہر طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھنے والا خفیہ طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے"۔ اب قرآن کریم کو ظاہر طور پر جو پڑھا جاتا ہے بات یہ ہے کہ صبح کے وقت قرآن کریم کی تلاوتیں بلند ہوں اور کثرت کے ساتھ تلاوت کی گونج پھیلے یہ ظاہری صدقہ سے اس لئے مشابہ ہے کہ اس کو دیکھ کر قرآن کریم کی عادت پڑتی ہے۔

قادیان میں مجھے یاد ہے ہمیشہ صبح کے وقت نماز کے بعد بکثرت قرآن کریم کی تلاوت کی آوازیں آیا کرتی تھیں۔ کوئی گلی نہیں، کوئی محلہ نہیں جس کے کسی کوچہ میں بھی قرآن کریم کی تلاوت کی آوازیں بلند نہ ہو رہی ہوں اس کو دیکھ کر بچپن ہی سے قرآن کریم کی تلاوت کا شوق لوگوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ پس یہ وہ ایسا صدقہ ہے جو ظاہر میں دیا جائے مگر خدا کی خاطر دیا جاتا ہے اس لئے اس کا بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھنے والا۔ بعض دفعہ لوگ اپنی نیکی کو چھپاتے ہیں اور قرآن کریم کو چھپا کر پڑھتے ہیں وہ بھی بہت مقبول ہے بلکہ بعض پہلوؤں سے عام صدقہ سے زیادہ مقبول ہے۔ قرآن کریم چھپا کر پڑھنے والا خفیہ طور پر صدقہ دینے والے کی طرح ہے ۔ یہ خفیہ نیکی کا مزاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پیدا کیا یہاں تک کہ بعض دفعہ لوگ راتوں کو چھپ کر نیکی کیا کرتے تھے۔ اتنا چھپ کر کہ صدقہ دیتے وقت ان کو پتہ نہ لگے کہ کون صدقہ دے گیا ہے اور یہ بھی نہ پتہ لگے کہ کس کو صدقہ دے رہے ہیں۔ تو بعض دفعہ کسی امیر آدمی کو صدقہ دے دیا کرتے تھے اور لوگ ہنس ہنس کے باتیں کیا کرتے تھے کہ لو جی فلاں شخص کو رات کے اندھیرے میں ایک آدمی صدقہ دے گیا۔ بعض دفعہ چوروں کو صدقہ دے دیا کرتے تھے مگر خدا کے نزدیک بہر حال ایک یہ چھپی ہوئی نیکی تھی اور قرآن کریم کو اس نیت سے چھپا کر پڑھنا کہ چرچا نہ ہو یہ بھی اسی قسم کی نیکی ہے۔

تین دن سے کم میں قرآن کریم ختم کرنے کے خلاف انتباہ

"عبداللہ بن عمرو آنحضرت صلی اللہ وعلیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن کریم تین سے کم میں پڑھا اس نے اسے سمجھا ہی نہیں"۔ یہ اب قرآن کریم کی بار بار تلاوت کا وقت آ رہا ہے اس لئے اس بات کو مد نظر رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ کوشش کرتے ہیں کہ قرآن کو بہت زیادہ پڑھ جائیں اور تین دن سے کم میں پڑھنا نامناسب ہے اور بے معنی ہے۔ تین دن میں بھی وہی لوگ تلاوت کر سکتے ہیں جو بہت زیادہ گہرے فکر کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں اور جن کا دن رات اور کوئی مشغلہ نہ ہو مگر عام آدمی کے لئے جنہوں نے دوسرے کام بھی کرنے ہیں تین دن میں قرآن کریم ختم کرنا تو بالکل ممکن نہیں ہے۔ اگر کرے گا تو طوطے کی طرح رٹا ہوا پڑھے گا لیکن اس کے دل پر قرآن کریم اثر نہیں کرے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کے خلاف واضح انتباہ فرمایا ہے۔

ایک اور بات بہت ہی پیاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی ہے۔ ہر بات ہی پیاری ہے مگر اس میں بڑی حکمت ہے اور آدمی عام طور پر سوچ نہیں سکتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نفسیاتی لحاظ سے دلوں پر گہری نظر ہوا کرتی تھی۔ مروی ہے کہ آپ نے فرمایا "اس وقت تک قرآن پڑھو جب تک تمہارے دل مانوس رہیں اور جب انقباض پیدا ہو جائے تو اس سے رُک جاؤ"۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن)۔ تو قرآن کریم سے بھی انقباض پیدا ہو سکتا ہے ان معنوں میں نہیں کہ قرآن کے مفہوم سے انقباض بلکہ پڑھتے پڑھتے آدمی تھک سکتا ہے اور پھر زبردستی کر کے پڑھنا شروع کرے یہ جائز نہیں ہے۔ بعض دفعہ نیند کا غلبہ آ جاتا ہے اور اس وقت انسان سمجھتا ہے کہ اب مجھ میں طاقت نہیں رہی تو اس وقت ہاتھ اٹھا لینا چاہئے اور جب طبیعت پوری طرح حاضر ہو اس وقت قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "جس کے دامن میں قرآن کریم میں سے کچھ نہیں وہ ایک ویران گھر کی طرح ہے"۔ قرآن سے ہی گھروں کی آبادی ہے اگر قرآن نہ پڑھا جائے کسی گھر میں تو وہ ایک ویران سرائے کی طرح ہوتا ہے اور ایسے گھر ایمان سے ہر قسم کی نعمتوں سے عاری رہتے ہیں۔

ترمذی کتاب فضائل القرآن میں صہیب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا "جس نے قرآن کریم کے محرمات کو حلال سمجھ لیا اس کا قرآن پر کوئی ایمان نہیں"۔ قرآن کریم نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ اگر کوئی اس کو حلال سمجھتا ہے تو وہ نفس کے بہانے ہیں، اس کا قرآن پر کوئی ایمان نہیں۔

مومن اور منافق کے قرآن کریم پڑھنے کی مثال

ایک لمبی روایت ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو مومن قرآن کریم

پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال چکوترہ کی طرح ہے جس کا مزہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے"۔ میں نے یہ تحقیق کی کہ چکوترہ عرب میں ملتا بھی تھا کہ نہیں تو اس وقت پتہ چلا کہ شام میں بہت اچھا چکوترہ ہوتا ہے۔ وہاں سے عربوں میں بھی چکوترہ بھیجا جاتا تھا تجارت کے مال میں۔ تو چکوترہ میں جو خوبی بیان فرمارہے ہیں رسول اللہ ﷺ وہ یہ ہے۔ مزہ بھی عمدہ اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ "اور وہ مومن جو قرآن نہیں پڑھتا مگر اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی طرح ہے اس کا مزہ تو عمدہ ہے مگر اس کی خوشبو کوئی نہیں"۔ خوشبو میں اپنی ایک لذت ہوتی ہے۔ کھجور میں مزہ تو ہے، مٹھاس ہے، غذا پوری ہے مگر خوشبو نہیں ہوتی۔ "اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے" مگر منافقت سے پڑھتا ہے اس کی مثال "رَیْحَان کی طرح ہے۔ ریحان نیاز بو کو کہتے ہیں جو ایک خوشبودار پودا ہے۔ "اس کی خوشبو تو عمدہ ہے لیکن مزا سخت کڑوا ہوتا ہے"۔ تو منافق جو قرآن پڑھتا ہے وہ چھپاتا ہے اس بات کو کہ اس کے دل میں قرآن پڑھنے سے کڑواہٹ پیدا ہوتی ہے اور بظاہر اس کی خوشبو پھیلتی ہے لیکن وہ خوشبو ظاہری ہے حقیقی نہیں ہے۔ سننے والے کے دل میں تو قرآن کریم کی خوشبو پہنچ جائے گی مگر منافق کے دل کو سوائے کڑواہٹ کے اور کچھ نصیب نہیں ہوگا۔

"اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا تُمّہ کی طرح ہے۔ اس کا مزا بھی کڑوا ہے"۔ اور حدیث میں آتا ہے کہ "یا (حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا مزہ) خبیث ہے اور اس کی خوشبو بھی کڑوی ہے"۔ تمّے کا پودا ہمارے صحراؤں میں اگتا ہے اور ربوہ کے گرد جو پہاڑیاں ہیں ریتلی ان میں بھی تمّہ اگتا ہے۔ تمّہ ایک ایسی خبیث چیز ہے کہ اگر تھوڑا سا ہاتھ بھی لگ جائے تو ہاتھ کڑوا ہو جاتا ہے اور کافی دیر اس کو اچھی طرح صاف کرنا پڑتا ہے اور پھر اس میں بدبو بھی ہوتی ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے قرآن کے تعلق میں ایسی مثالیں بیان کی ہیں جن سے قرآن کریم میں ہر قسم کے پڑھنے والوں کا ذکر مل جاتا ہے۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اقتباسات قرآن شریف سے متعلق پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں "لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کے اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اُترتے ہیں اور معارف اور نکات اُن کے منہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکّل ان کو عطا ہوتا ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے ...... اور ایک لذیذ محبّتِ الٰہی جو لذّت وصال سے پرورش یاب ہے اُن کے دلوں میں رکھی جاتی ہے"۔

"ایک لذیذ محبّتِ الٰہی جو لذّت وصال سے پرورش یاب ہے"۔ اب یہ عام اردو دان کو سمجھ نہیں آسکتی یعنی عام سادہ لوح جن کو اردو بہت کم آتی ہے۔ محبت الٰہی جو لذت وصال سے پرورش یافتہ ہے محبت تو ہوتی ہے لیکن وصال کے وقت جو محبت دل سے اچھلتی ہے اس کی مثال ہی بیان نہیں کی جاسکتی۔ وہ خود اپنی مثال ہوتی ہے۔ تو اللہ کا وصال جس کو میسر ہو اس کے دل سے جو محبت اچھلتی ہے اس کی بات ہی اور ہے۔ "اگر ان کے وجود کو ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو اُن کا عرق بجز حُبِّ الٰہی کے اَور کچھ نہیں"۔ یعنی ہر قسم کی مصیبتوں میں سے ان کو گزارا جائے، ان کا نچوڑ نکل جائے تو وہ جو نچوڑ ہوگا وہ بھی محبت الٰہی ہوگا اس کے سوا کچھ بھی نہیں ملے گا۔

"دُنیا اُن سے ناواقف اور وہ دُنیا سے دُورتر و بلندتر ہیں۔ خدا کے معاملات ان سے خارق عادت ہیں"۔ اللہ تعالیٰ ان سے ویسا ہی عجیب معاملہ کرتا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ سے عجیب تعلق رکھتے ہیں۔ "اُنہیں یہ ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے"۔ انہی کو حقیقت میں خدا پر اعتماد ہوتا ہے کیونکہ ہر وقت وہ اس سے ملتے رہتے ہیں۔ "اُنہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے"۔ اور ملنے والا بھی ایک ہی ہے اس میں کوئی دوئی کی بو نہیں۔ "جب وہ دُعا کرتے ہیں تو وہ اُن کی سنتا ہے۔ جب وہ پکارتے ہیں تو وہ ان کو جواب دیتا ہے۔ جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ اُن کی طرف دَوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے۔ اور اُن کے درودیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اور وہ ہر یک میدان میں اُن کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور وہ اُن کا ہے"۔ (سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۲۲، ۲۴)

خوش الحانی سے قرآن کریم پڑھنا بھی عبادت ہے

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا۔ خوش الحانی سے قرآن پڑھنا کیسا ہے؟ فرمایا "خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے اور بدعات جو اس کے ساتھ ملا لیتے ہیں وہ اس عبادت کو ضائع کر دیتی ہیں۔ بدعات نکال نکال کر ان لوگوں نے کام خراب کیا ہے۔"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۱، صفحہ ۵۔ بتاریخ ۲۴/ مارچ ۱۹۰۳ء)

مراد یہ ہے کہ تلاوت خوش الحانی سے پڑھنا تو بہت اچھی بات ہے مگر دکھاوے کے لئے نہ ہو اور مختلف مواقع پر کسی کو قرآن پڑھ کے مردے کو بخشا جارہا ہے، کسی مصیبت زدہ کی مصیبت دور کرنے کے لئے تلاوت اونچی کی جارہی ہے، یہ ایسے لوگ اس منافق کی طرح ہیں جس سے خوشبو تو نکلتی ہے مگر لوگوں کے لئے ہے اس کے دل میں کڑواہٹ ہی ہوتی ہے، اس کو کچھ نصیب نہیں ہوتا۔ پس بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ خوش الحانی سے قرآن پڑھا جائے تو اخلاص کے ساتھ پڑھا جائے۔ خوش الحانی کی نیت یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے رسول نے ہدایت فرمائی ہے کہ قرآن خوش الحانی سے پڑھا جائے اور درد کے ساتھ پڑھا جائے۔ یہ دو باتیں ہیں جن کو مضبوطی سے پکڑ لینا چاہئے۔ پس بدعات سے توبہ کرتے ہوئے اگر خوش الحانی سے تلاوت قرآن کی جائے تو یہ بہت اچھا ہے۔

اب آہستہ پڑھنے میں جو حکمت ہے وہ یہ ہے کہ تین دن کے اندر یا اس سے جلدی قرآن کریم جو پڑھے گا وہ تدبر کر ہی نہیں سکتا۔ بعض دفعہ ایک آیت پر کافی دیر تک ٹھہرنا پڑتا ہے، غور کرنا پڑتا ہے، اس کے مضامین کو سونگھ کر، اس کی خوشبو لے کر، اس کی گہرائی میں اتر کر، اس کے اندرونی باطن میں نظر ڈال کر جب انسان کو قرآن کریم کی لذت آتی ہے تو اس میں وقت بھی تو لگتا ہے یونہی افراتفری سے قرآن کریم پڑھنے سے یہ چیزیں نصیب نہیں ہو سکتیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "قرآن شریف تدبّر و فکر سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ رُبَّ قَارِیٍٔ یَلْعَنُہُ الْقُرْاٰنُ. یعنی بہت سے ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیتِ رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جائے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جائے۔ اور تدبّر اور غور سے پڑھنا چاہئے اور پھر اس پر عمل کیا جاوے"۔ (الحکم۔ ۲۴/ مارچ ۱۹۰۷ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسی طرح قرآن پڑھا کرتے تھے اور ایک حدیث میں آتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شَیَّبَتْنِی الْھُوْدُ، مجھے سورۃ ہود کی تلاوت نے بوڑھا کر دیا ہے۔ اب لوگ دنیا کے غم سے بوڑھے ہوتے ہیں اور بال سفید ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو ہود کی قوم پر جو عذاب نازل ہوئے تھے اس کے تذکرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اتنا شدید دکھ پہنچایا کہ اس کی وجہ سے آپ بوڑھے ہو گئے اور فرماتے ہیں میں اسی وجہ سے بوڑھا ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں تو بے شمار طاقتیں تھیں یعنی جسمانی طاقتیں بھی آپ کی عام دنیا کی طاقتوں سے نمایاں طور پر ممتاز تھیں۔

قرآن شریف کے حقائق و معارف انبیائے بنی اسرائیل کا مثیل بنا دیتے ہیں

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے سچے علوم کا منبع اور سرچشمہ قرآن شریف اِس اُمّت کو دیا ہے۔ جو شخص ان حقائق اور معارف کو پالیتا ہے جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں اور جو حقیقی تقویٰ اور خشیۃ اللہ سے حاصل ہوتے ہیں، اسے وہ علم ملتا ہے جو اس کو انبیائے بنی اسرائیل کا مثیل بنا دیتا ہے ......"۔ تو انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل یہ حدیث تو آپ لوگوں نے بارہا سنی ہوگی انبیاء بنی اسرائیل کے مثیل تو ہوتے ہیں مگر ان سے افضل ہوتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور دیگر خلفاء کی بات دیکھیں تو ان کی شان کا کوئی بنی اسرائیل کا نبی دکھائیں تو سہی نکال کے۔ اس لئے یہ یونہی مسلمانوں میں احساس کمتری پیدا ہو چکا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں بنی اسرائیل کے انبیاء امت کے نیک دل خشیت کرنے والے علماء سے بہت اونچا درجہ رکھتے ہیں، یہ درست نہیں ہے جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل کا مثیل بنا دیتا ہے۔

اب مثیل سے ایک شبہ پیدا ہو سکتا ہے کہ ان کے برابر بنا دیتا ہے مگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو حضرت موسیٰ کا بھی تو مثیل بیان کیا گیا ہے تو وہ حضرت موسیٰ کے برابر تھے؟ بہت فرق تھا۔ حضرت موسیٰ کے طور اور اس کی بلندی کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حاصل کی اس کا تو زمین آسمان کا فرق ہے۔ پس مشابہ ہونا اور بات ہے مگر مشابہت میں ایک کو دوسرے پر برتری، یہ بھی ایک خاص مضمون ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی امت کو ہر دوسری امت پر اس کے مشابہ ہونے کے باوجود برتری عطا فرمائی گئی۔

"مسلمانوں نے باوجودیکہ قرآن شریف جیسی بے مثل نعمت اُن کے پاس تھی جو اُن کو ہر گمراہی سے نجات بخشتی اور ہر تاریکی سے نکالتی ہے لیکن انہوں نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کی پاک تعلیموں کی پرواہ نہیں کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اسلام سے بالکل دُور جا پڑے ہیں"۔ (الحکم ۱۷/ تا ۲۴/ اگست ۱۹۰۲ء)۔

"یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے۔ اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دُور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے"۔ جہاں جہاں کسی بدی کا ذکر کیا ہے غور سے پڑھ کر دیکھیں وہیں اس کو دور کرنے کا طریقہ بھی قرآن کریم میں درج ہے۔ "اس لئے قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو"۔ (الحکم ۱۷/ جنوری ۱۹۰۷ء)

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں فرماتا ہے۔ "هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ. قرآن بھی اُنہی لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں"۔ تقویٰ کے متعلق میں نے بارہا ذکر کیا ہے کہ ایک اندرونی دل کا تقویٰ ہوتا ہے کہ سچی بات کو قبول کرنے کے لئے دل آمادہ ہو اور ایک وہ تقویٰ ہوتا ہے جو ترقی کر کے انکو متقیوں کا سردار بنا دیتا ہے۔ تو یہ تقویٰ کی مختلف قسمیں یا مختلف مراتب ہیں جو ادنیٰ انسان سے شروع ہو کر مگر اس سے جو سچائی کا طالب ہو اوپر تک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تک انسان کو پہنچاتے ہیں۔ "قرآن بھی انہی لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ ابتداء میں قرآن کے دیکھنے والوں کا تقویٰ یہ ہے کہ جہالت اور حسد اور بُخل سے قرآن شریف کو نہ دیکھیں بلکہ نُورِ قلب کا تقویٰ ساتھ لے کر صدق نیت سے قرآن شریف کو پڑھیں"۔ (الحکم ۳۱/اگست ۱۹۰۱ء)

پھر علوم کی ترقی کے تعلق میں بیان فرمایا "جو علمی ترقی چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ جہاں سمجھ میں نہ آئے دریافت کرے۔ اگر بعض معارف سمجھ نہ سکے تو دوسروں سے دریافت کر کے فائدہ پہنچائے"۔ (الحکم ۱۷/ جولائی ۱۹۰۲ء)

قرآن کریم کے معارف کو پوچھنے میں انکساری چاہئے۔ انسان اپنے آپ کو اتنا بڑا نہ سمجھے کہ گویا مجھے سب معارف آتے ہیں یہ بالکل غلط اور جھوٹ بات ہے۔ کسی بھی مقام پر آپ پہنچ جائیں آپ کو مجبوراً یعنی بشری مجبوری کی وجہ سے بظاہر کم علم رکھنے والوں کی طرف جھکنا پڑتا ہے اور بعض دفعہ وہ بہت بڑی نکتے کی بات بتا دیتے ہیں۔ تو ساری عمر انسان تعلیم ہی حاصل کرتا رہتا ہے، کوئی وقت بھی ایسا نہیں جب وہ قرآنی تعلیم سے اپنے آپ کو اونچا سمجھے۔

اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو

آپ فرماتے ہیں: "یاد رکھو کہ قرآن کریم کے پانسو کے قریب حکم ہیں۔ اور اس نے تمہارے ہر ایک عُضو اور ہر ایک قوّت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے"۔ اب اس کے ہر ایک لفظ کی تشریح کی جائے تو کافی لمبا مضمون چل جائے گا لیکن جتنی بھی انسان کی ضرورتیں ہیں یہ خلاصہ سمجھ لیں کہ ہر ضرورت کے متعلق تعلیم قرآن کریم نے دی ہے، ہر مزاج کے متعلق تعلیم دی ہے، ہر شخص کی ضرورت کے متعلق تعلیم دی ہے غرضیکہ بہت بڑی دعوت ہے جو قرآن کریم نے کی ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں "ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ" اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ اب دنیا کے کھانے تو لوگ کھاتے ہیں اور پیٹ بھی خراب کر لیتے ہیں زیادہ کھا کھا کے اور بعض دفعہ رمضان میں بھی خوب کھانے پر زور ہوتا ہے لیکن جو روحانی دعوت خدا نے کی ہوئی ہے اس کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ روحانی دعوت کا مزہ یہ ہے کہ پیٹ خراب ہو ہی نہیں سکتا۔ جتنا کھاؤ اتنی ہی اس کی اشتہاء بڑھتی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ دلوں کو اور بھی زیادہ اس دعوت سے سیر کرتا ہے۔ "جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے، مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھو"۔ (ازالہ اوہام، حصہ دوم صفحہ ۳۳۶)

یہاں لوگوں کو میں کئی دفعہ سمجھا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کلام بہت اعلیٰ درجہ کا معیار حاصل کرنے کی خاطر ہے لوگوں کو ڈرانے کے لئے نہیں ہے۔ "سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا"۔ کون؟ جو پانچ سو حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے۔ اب اپنی زندگیوں پہ غور کر کے دیکھ لیں ہم میں سے کوئی بڑے سے بڑا متقی بھی ہوگا تو وہ دل پہ غور کر کے صداقت سے اگر بات کرے گا تو یہی کہے گا کہ میں نے بہت سے حکموں کو ٹالا ہے اور ہر روز انسان بعض حکموں کو ٹال دیتا ہے اس کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ تو نتیجہ جو ہے وہ بہت پیارا ہے۔ وہ یہ کہ دین العجائز اختیار کرو جس طرح بوڑھی عورتیں ایمان لاتی ہیں اور کوئی ان کے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتا ناممکن ہے کہ وہ ایمان ہل جائے، اپنے خدا پر وہ کامل ایمان رکھتی ہیں مگر علم نہیں رکھتیں اور تفصیل کے ساتھ بحث نہیں کر سکتیں مگر ایمان ان کو کامل ہوتا ہے۔ پس قرآن پر ایسا ایمان کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھو اور قرآن کریم کا جُوا اپنے کندھے پر رکھنے میں مسکینی اختیار کرو پھر اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق عطا فرمائے گا کہ تم رفتہ رفتہ سارے قرآنی احکام پر عمل کرنا شروع کر دو گے۔

اب یہاں پانچ سو کا ذکر تھا اب اس جگہ سات سو کا ذکر ہے۔ "جو شخص قرآن کریم کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ باقی سب اسی کے ظِل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو، ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو"۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

اب پانچ سو حکم ہیں یا سات سو حکم ہیں اس کے متعلق جو میں نے تحقیق کی ہے بہت سے علماء نے سات سو حکم بیان کئے ہیں اور کئی علماء نے پانچ سو کا بھی ذکر کیا ہے تو اس ضمن میں میں آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش تھی کہ وہ تمام قرآن کریم کے احکام و منہیات کو اکٹھا کریں۔ یہاں جو حکموں کی بات ہو رہی ہے تو اس میں منہیات کے حکم بھی شامل ہیں تو وہ تمام اکٹھا کریں اور پھر دیکھا جائے کل کتنے حکم بنتے ہیں۔ تو اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے میں نے کوشش شروع کی اور علماء سے بھی مدد مانگی اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے میرے ساتھ بہت محنت کی اور ہم نے ایک ایک لفظ قرآن کا پڑھ کر آخر تک جہاں تک ذہن گیا کہ یہ حکم ہے یا مناہی ہے اس کی وضاحت کی۔ اب اس کی دوہرائی شروع کی ہوئی ہے۔ ہمارے بعض علماء نے مومن صاحب بھی اس میں ہیں، مجید عامر صاحب اور نصیر قمر صاحب۔ تو وہ دیکھ رہے ہیں کہ کوئی حکم رہ تو نہیں گیا غلطی سے اور جو حکم ہے اس کی گنتی بھی ساتھ ساتھ کر رہے ہیں۔ اول تو اکثر جگہ وہ حکم موجود ہے۔ تو ہم دوسری طرح یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے قرآن پر جو نشان لگائے تھے احکامات کے اس کی رو سے کون کون سے احکام شامل ہیں تو یہ ایک بہت ہی پیاری اور لمبی تحقیق ہے جب یہ مکمل ہو جائے گی تو پھر آخر پر ہمیں پتہ چلے گا کہ قرآن کریم کے احکام کی گنتی کیا ہے اور مناہی کی گنتی کیا ہے اور اس میں انشاءاللہ تعالیٰ پھر جماعت کو بہت فائدہ ہوگا کہ معین طور پر ہر حکم کو پڑھے اور دیکھے کہ کون سا حکم وہ تسلیم کرتا ہے اور عمل کرتا ہے اور کس حکم سے وہ باہر ہے۔

قرآن کریم کے سارے احکامات پر چلنے اور منہیات سے بچنے کی توفیق پانے کی کلید اور قوت دعا ہے

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "قرآن شریف کے تیس سیپارے ہیں۔ اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عملدر آمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے"۔ اب یہ سوال ہے جو اچانک کسی سے کیا جائے کوئی کچھ جواب دے گا، کوئی کچھ جواب دے گا لیکن اس جواب کو نہیں پا سکتا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے اور یہ عارف باللہ کا کلام ہے۔ "ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عملدرآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے"۔ اب اپنے اپنے دل میں غور کر لیں ابھی میں بتانے لگا ہوں۔

"مگر مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دُعا ہے"۔ کیسا عمدہ جواب ہے۔ دعا کی برکت سے ہی سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ دعا کے بغیر تو کچھ بھی نہیں مل سکتا جتنا مرضی انسان کوشش کرے نہ احکام پر عمل ہو سکتا ہے نہ منہیات سے پرہیز ہو سکتا ہے۔ فرمایا "وہ کلید اور قوّت دُعا ہے۔ دُعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ مَیں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا۔ (الحکم ۲۴/ستمبر ۱۹۰۴ء)

قرآن کریم کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تفصیلی بیان دیا ہے اس میں سے چند اقتباسات صرف پیش کئے گئے ہیں قرآن کی محبت میں جو بیانات ہیں ان کو آپ اکٹھا کر کے دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیانات سب دوسروں پر بھاری ہونگے۔ صرف نثر میں نہیں بلکہ نظم میں بھی۔ اب نعتیہ کلام تو لوگوں کا سنا ہوا ہے اکثر وہ خالی ہوتا ہے کیونکہ معرفت سے عاری ہوتا ہے مگر قرآن کریم کی نعتیں لکھی ہوں، قرآن کریم کی حمد کے ترانے گائے ہوں یہ آپ کو امت محمدیہ میں نہیں ملے گا۔ شاذ ہی کے طور پر ملے گا مگر جہاں تک میں نے غور کیا ہے صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں قرآن کریم کے عشق کے نغمے گائے گئے ہیں۔ اس کے چند نمونے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ آپ کو اندازہ ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی کیسی مدح کی ہے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں   قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

یہ خلاصہ ہے آپؑ کے کلام کا کہ آپؑ ظاہری طواف تو کعبہ کا نہیں کرتے تھے مگر روحانی طواف قرآن کا کرتے تھے اور قرآن نے جس جس چیز سے روکا اس سے رکتے تھے، جس کا حکم دیا اس پر عمل فرمایا کرتے تھے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے اردو میں ۳۱۴، فارسی میں ۴۸۳، اور عربی میں ۴۷ اشعار خالصتاً قرآن کی مدح میں بیان فرمائے ہیں۔ میں کچھ نمونہ آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔ فرمایا:

جمال و حسنِ قرآں نورِ جان ہر مسلماں ہے   قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز   اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو　　وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے
(یعنی بشر کے قول میں درماندگی)

پھر فرماتے ہیں: ـــ

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا۔ اجلیٰ کا مطلب ہے زیادہ روشن اور واضح۔

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا　　پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

یعنی اللہ تعالیٰ جس سے یہ نوروں کا دریا نکلا ہے وہ بہت پاک ہے۔

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا　　ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفٰی نکلا
یاالٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے　　جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

پورا جہان ہے علوم کا بلکہ جو مخفی خزانے ہیں دنیا میں وہ بھی قرآن کریم میں مذکور ہیں، جو خزانے آئندہ ظاہر ہونے والے ہیں وہ بھی مذکور ہیں اس لئے نہ ماضی پر نگاہ ڈال کر آپ کو کوئی خامی ایسی نظر آئے گی جس میں قرآن کریم کو محسوس کریں کہ بیان کرنے سے رہ گیا ہو اور نہ مستقبل میں کوئی ایسی بات ہے تو اول و آخر، ازل اور ابد سب پر یہ قرآن حاوی ہے۔ ـــ

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں　　مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا
کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ　　وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا
پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں　　پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

موسیٰ کے عصا میں کیا قوت تھی؟ وہ مارنے کی قوت تھی جادوگروں کے سانپوں کے سر کچل دئے اس نے۔ لیکن قرآن کریم کو بھی ہم پہلے یہی سمجھے تھے کہ سب جادوگروں کے سانپوں کے سر کچلنے والا ہے، ان کے فریب کے سر کچلنے والا ہے لیکن "پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا"۔ مسیح مشہور ہیں زندہ کرنے میں۔ قرآن کریم صرف مارتا ہی نہیں بلکہ زندہ کرتا ہے۔ تو بہت ہی خوبصورت یہ ایک موازنہ ہے قرآن کریم کا دوسری کتابوں کے ساتھ۔ پہلی کتابوں میں مارنے کا تو ذکر ہوگا مگر ایسا زندہ کرنے کا ذکر نہیں جیسے قرآن کریم میں موجود ہے اور موسیٰ کے عصا اور مسیحا کے لفظ کو اکٹھا کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فصاحت و بلاغت کا کمال کر دیا ہے۔ پھر فرماتے ہیں ـــ

شکر خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآں　　غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا　　دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
کہتے ہیں حسن یوسف دلکش بہت تھا لیکن　　خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں۔ یہ خلاصہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کا۔

دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں　　قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

پھر فرماتے ہیں ـــ

ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں　　جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

اگر قرآن نہ ہوتا تو حقیقت میں خدا کا کوئی نشان بھی نہ ملتا جو پہلوں نے بیان کیا تھا وہ بھی مٹا دیا گیا سب کچھ۔ سوائے دہریت کے دنیا پہ کسی چیز کا راج نہ ہوتا مگر قرآن کریم نے خدا کا ایسا ذکر کیا ہے جو ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور ابدلآباد تک رہے گا۔

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں　　ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

سورج کی روشنی سے ساری دنیا منور ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی روشنی سے کل عالمین منور ہیں۔ پس ہزار آفتاب میں بھی حقیقت میں وہ روشنی نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نورانی چہرہ سے نمایاں ہوتی ہے ـــ اس سے خدا کا چہرہ نمودار ہو گیا"۔ آپ کے چہرے میں خدا دکھائی دیتا ہے"۔ "شیطاں کا مکرو وسوسہ بے کار ہو گیا"۔

قرآں خدا نما ہے، خدا کا کلام ہے　　بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواھشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ھیں

آج ھی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201　　FAX: 04504-202

اب چونکہ وقت زیادہ ہو رہا ہے مَیں چند نمونے عربی اور فارسی کے اشعار کے آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں اور انشاء اللہ میرا خیال ہے کہ اگلے خطبہ میں ہی رمضان کی باتیں کی جائیں گی۔ آج میں اس خطبے کے اختتام پر اس آیت کی تلاوت کروں گا جو رمضان سے متعلق ہے پھر آئندہ اسی آیت کی تشریح میں اگلے جمعہ میں رمضان کا ذکر ہوگا۔ الحمد للہ کہ اس دفعہ کا رمضان جمعۃ المبارک سے شروع ہو رہا ہے۔ پہلا روزہ جمعہ کے دن ہی ہوگا اور پھر پانچ جمعے آئیں گے اس رمضان میں۔ فرماتے ہیں ـــ

وَقَدْ نَوَّرَ الفُرْقَانُ خَلقًا بِنُوْرِهٖ　　وَلٰكِنَّكُمْ عُمْىٌ فَكَيْفَ اُبَصِّرُ

وَقَدْ نَوَّرَ الفُرْقَانُ خَلقًا بِنُوْرِهٖ۔ قرآن نے تو ایک خلقت کو اپنے نور سے منور کر رکھا ہے وَلٰكِنَّكُمْ عُمْىٌ لیکن تم تو اندھے ہو فَكَيْفَ اُبَصِّرُ میں اندھوں کو کیسے دکھا سکوں گا۔ پھر فرماتے ہیں۔

كِتَابٌ كَرِيْمٌ حَازَ كُلَّ فَضِيْلَةٍ وہ ایک عزت والی کتاب ہے جو تمام فضیلتوں کی جامع ہے۔ حَازَ کل فضیلة اس نے ہر فضیلت کو سمیٹ لیا ہے اپنے اندر۔ وَيَسْقِي كُوُوسَ مَعَارِفٍ وَيُوَفِّرُ۔ یہ کتاب معارف کے کوزے پلاتی ہے اور بھر بھر کے پلاتی ہے معارف کے جام يُوَفِّرُ پوری طرح بھر بھر کے دیتی ہے۔

فَيَا عَجَبًا مِنْ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ　　اَرٰى اَنَّهٗ دُرٌّ وَّمِسْكٌ وَّ عَنْبَرُ

پس اس کا حسن و جمال کیا ہی عجیب ہے میں تو اس کے موتی کستوری اور عنبر ہی پاتا ہوں

كِتٰبٌ كَرِيْمٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ　　وَحَيَاتُهٗ يُحْيِي الْقُلُوْبَ وَ يُزْهِرُ

كِتٰبٌ كَرِيْمٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ اس کی آیتوں میں حکمتیں نچوڑ کر رکھ دی گئی ہیں وَحَيَاتُهٗ يُحْيِي اور قرآن کریم کی زندگی يُحْيِي الْقُلُوْبَ قلوب کو زندہ کرتی ہے وَ يُزْهِرُ اور زہار یعنی روشن کر دیتی ہے ان کو

وَاِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ بَحْرُ مَعَارِفٍ　　وَنَجِدَنَّ فِيْهِ عُيُوْنَ مَا نَسْتَعْذِبُ

وہ بیشک اللہ کی کتاب معارف کا سمندر ہے۔ ہم اس میں ضرور ایسے چشمے پاتے ہیں جنہیں ہم شیریں دیکھتے ہیں۔

اِذَا مَا نَظَرْتُ اِلٰى ضِيَاءِ جَمَالِهٖ　　فَاِذَا الْجَمَالُ عَلٰى سَنَا الْبَرْقِ يَغْلِبُ

جب میں نے اس کے جمال کی روشنی کو دیکھا تو ناگاہ اس کا حسن بجلی کی روشنی پر بھی غالب آتا ہوا پایا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور بھی بہت سے شعر ہیں عربی میں اور فارسی میں بھی آپ کے کلام میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں قرآن کا عشق ملتا ہے غرضیکہ اس دور کی جتنی زبانیں جو ہندوستان میں رائج تھیں، ان سب میں قرآن کریم کے عشق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام ملتا ہے اور یہ فضیلت صرف حضور کے حصہ میں آئی ہے دنیا کے تمام علماء اس کی مثال پیش نہیں کر سکتے۔

اس لئے اب چونکہ وقت ہو رہا ہے اگلے دس منٹ میں نمازیں بھی پڑھنی ہیں اور پھر انشاء اللہ خطبے کی تلاوت بھی ہوگی۔ میں اب صرف عربی آیت رمضان کی پڑھ دیتا ہوں آئندہ جس پر خطبہ دیا جائے گا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ ـ رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے۔ اب اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ کا ایک معنی تو علماء یہ لیتے ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں ہی قرآن شروع کیا گیا تھا مگر جہاں تک میں نے دیکھا ہے احادیث کو، قرآن کریم کے اترنے سے پہلے رمضان نہیں شروع ہوتا تھا تو اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ کا پھر کیا مطلب بنے گا۔ قرآن تو اتارا گیا اس کے بعد رمضان شریف آیا ہے تو دراصل فِيْهِ الْقُرْآنُ کا مطلب ہے رمضان کے مہینہ کے متعلق قرآن کریم اتارا گیا ہے اور قرآن کریم میں جتنی مناہی یا جتنے احکام ہیں ان سب کے متعلق رمضان میں تعلیم ہے۔ کوئی بھی ایسی بات نہیں جو اس سے باہر ہو۔ پس رمضان کے متعلق سراسر قرآن کریم اتارا گیا اراس میں پھر بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ہیں۔ یہ آیت انشاء اللہ اگلے جمعہ میں تلاوت کروں گا اور اسی مضمون پر میں مزید روشنی ڈالوں گا۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا: ایک بات خطبہ کے آخر پر کہنی تھی وہ بھول گیا تھا مجھے یاد آگئی ہے۔ پچھلے دنوں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی وفات ہوئی پھر ہمارے بھائی مرزا منیر احمد صاحب کی وفات ہوئی۔ ان کی نماز جنازہ غائب میں نے حضرت ام متین کی تو پہلے پڑھائی تھی کل ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی اور یہ تو غم کے کچھ دھاگے تھے ان کے ساتھ ایک خوشی کا دھاگہ بھی لپٹا ہوا تھا میری بیٹی طوبیٰ کی بھی شادی ہوئی تو اب لوگ ان دونوں دھاگوں سے بن بن کے خط لکھ رہے ہیں۔ اکثر خطوں میں ایک طرف تعزیت کا اظہار بھی ہوتا ہے دوسری طرف اس خوشی کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

میں پہلے بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ اب میرے پاس وقت نہیں ہے کہ میں تفصیلاً سب کو خط لکھ سکوں لیکن ایک ایک نام غور سے پڑھتا ہوں، ان کا ممنون احسان ہوتا ہوں اور ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ دوسرے لوگوں کو یہ بھی شوق ہے کہ فون کے ذریعہ تعزیت کریں یہ اچھا رواج نہیں ہے۔ جن گھروں میں غم ہو، آج کل تو فون ایسا ہے کہ ہر وقت گھنٹی بجتی اور ایک تعزیت نہ ہوئی مصیبت بن گئی اس لئے فون پر تعزیتیں بند کر دیں اور جو تعزیت کرنی ہے لکھ کر بھیج دیا کریں۔ سب لوگ پڑھتے ہیں۔ دل سے دعا نکلتی ہے اور وقت بے وقت کی مشکل نہیں پڑتی ان کو۔ امید ہے میری اس نصیحت پر آپ عمل کریں گے۔

☆......☆......☆......☆......☆

بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

نہیں"یعنی خداتعالیٰ دعاؤں پر جھکتااورانہیں قبول کرتا ہے۔

آخری عشرہ اور عبادت۔ حضور نے فرمایاکہ رمضان کے آخری عشرہ میں آنحضرتؐ بہت زیادہ عبادت کیاکرتے تھے۔یوں تک سارا سال ہی آنحضورؐ بہت عبادت کیاکرتے تھے۔اتنی زیادہ کہ اللہ تعالیٰ کو کہہ کراس میں کمی کروانی پڑی۔ گویہ کمی بھی ہماری طرح کی کمی نہیں ہے کیونکہ آنحضرتؐ تواتنی عبادت فرمایاکرتے تھے کہ راتوں کو کھڑے ہو کر آپؐ کے پاؤں سوج جایاکرتے تھے۔ لیکن رمضان کے آخری عشرہ کے بارہ میں بالخصوص احادیث میں ذکر آتا ہے کہ آپؐ عبادت میں بہت اضافہ کر دیتے تھے۔ حضورانور نے حضرت عائشہؓ کی روایت بیان کی جس میں آپؓ فرماتی ہیں کہ "آخری عشرہ میں آنحضرت عبادت کے لئے اتنی کوشش فرماتے جواس کے علاوہ دیکھنے میں نہ آتی"۔

اسی طرح حضرت عائشہؓ کی ایک روایت مسند احمد بن حنبل باقی الانصار میں درج ہے کہ "جب رمضان میں سے ایک عشرہ باقی رہ جاتا تو آنحضورؐ کمر کس لیتے اوراپنے اہل سے علیحدہ ہو جاتے"۔ مسند احمد بن حنبل میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ "نبی کریمؐ نے فرمایا عمل کے لحاظ سے ان دس دنوں (آخری عشرہ) سے بڑھ کر خداتعالیٰ کے نزدیک عظمت والے اور محبوب کوئی اور دن نہیں۔ پس ان ایام میں تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا)، تکبیر (اللہ اکبر کہنا) اور تحمید (الحمدللہ کہنا) بکثرت اختیار کرو"۔

اعتکاف کے بارہ میں احادیث کی روشنی میں حضور نے فرمایاکہ اتنی اونچی آواز میں تلاوت بھی نہیں ہونی چاہئے کہ دوسرے معتکفین کی عبادت میں خلل پڑے۔

لیلۃ القدر کن راتوں میں ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایاکہ لیلۃ القدر کے بارہ میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایاکہ صحابہؓ کی خوابیں آخری سات دنوں پر متفق ہیں اس لئے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ اسے رمضان کے آخری سات (دنوں) میں تلاش کرے۔

دوسری حدیث میں آتا ہے کہ "آنحضورؐ نے لیلۃ القدر کے بارہ میں فرمایاکہ یہ ستائیسویں اورانتیسویں رات ہے۔اس رات زمین پر ملائکہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ ان کی تعداد شمار سے باہر ہوتی ہے"۔ حضور نے فرمایاکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مختلف سالوں میں مختلف راتوں کا لیلۃ القدر کے بارہ میں بتایا گیا تھا لیکن یہ پہلے بھی ہو سکتی ہے ورنہ یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف ستائیسویں یاانتیسویں رات کو اٹھ کر عبادت کرلی جائے اور لیلۃ القدر مل جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الترغیب فی قیام رمضان میں روایت درج ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"جو (رمضان المبارک میں) لیلۃ القدر کی رات ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے نفس کے محاسبہ کی خاطر عبادت کرے تواس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

لیلۃالقدر میں کیا دعا کرنی چاھئے؟۔ حضور نے حضرت عائشہؓ کی ترمذی کتاب الدعوات سے روایت بیان فرمائی کہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کونسی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں؟۔ آپ نے فرمایا تم یوں دعا کرنا"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی"۔ یعنی اے میرے خداتو بخشنے والا ہے، بخشش کو پسند کرتا ہے، مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کردے"۔

حضور نے فرمایاکہ لیلۃ القدر کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہ ۸۰ سال سے کچھ زائد سال بنتے ہیں۔ گویااگر کسی کو یہ لیلۃ القدر نصیب ہو جائے تو ۸۰ سالہ بڈھے کی ساری عمر سے یہ رات زائد ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کی تشریح میں فرمایا ہے کہ "لیلۃ القدر کے نور کو دیکھنے والا اور وقت کے مصلح کی صحبت سے شرف حاصل کرنے والا اُس ۸۰ برس کے بڈھے سے اچھا ہے جس نے اس نورانی وقت کو نہیں پایا۔ اوراگر ایک ساعت بھی اس وقت کو پالیا ہے۔ تو یہ ایک ساعت اس ہزار مہینے سے بہتر ہے جو پہلے گزر چکے ہیں۔ کیوں بہتر ہے؟ اس لئے کہ اس لیلۃ القدر میں خداتعالیٰ کے فرشتے اور روح القدس اس مصلح کے ساتھ رب جلیل کے اذن سے آسمان سے اترتے ہیں نہ عبث طور پر بلکہ اس لئے کہ تا مستعد دلوں پر نازل ہوں اور سلامتی کی راہیں کھولیں۔ سووہ تمام راہوں کے کھولنے اور تمام پردوں کے اٹھانے میں مشغول رہتے ہیں یہاں تک کہ ظلمتِ غفلت دور ہو کر صبح ہدایت نمودار ہو جاتی ہے۔

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۲،۳۳)

انتشار نور کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایاکہ رسول یا نبی یا محدث جب اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اترتا ہے تو ایسا انتشار سب پر ہوتا ہے۔ مختلف علاقوں پر روشنی پڑرہی ہوتی ہے اور اس طرح لیلۃ القدر عام بن جاتی ہے۔ آنحضرتؐ جو لیلۃ القدر لے کر آئے تھے اس کے ساتھ اب بھی دنیا توحید کی طرف مائل ہورہی ہے۔ مسیح موعودؑ بھی تو آپ کے ہی فیض یافتہ ہیں۔اسی لئے تو فرماتے ہیں۔

این چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم — یک قطرۂ ز بحر کمال محمد است

میں اپنے بندہ سے اس کے متعلق حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ھوں۔ حضور نے فرمایاکہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ خداتعالیٰ غرغرہ سے پہلے پہلے بندہ کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ نیز آنحضورؐ نے فرمایاکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میں اپنے بندہ سے اس کے حسن ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے۔ جہاں بھی وہ ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایاکہ یاد رکھنا چاہئے ہر شخص کا ظن مختلف ہوتا ہے۔ حضور نے ایک گڈریے کی مثال دی جو اپنے ظن کے مطابق اللہ تعالیٰ سے پیار سے باتیں کر رہا تھا کہ اے میرے خدا تو مجھے مل جائے تو میں تیرے بال صاف کروں۔ تیری گدڑی دھوؤں اوراس اس طرح تجھ سے پیار کروں۔ موسیٰؑ وہاں سے گزر رہے تھے انہیں اچھانہ لگااور موسیٰؑ نے اسے ڈانٹا کہ کیا خداتعالیٰ کو اس طرح مخاطب کرتے ہیں؟ ابھی موسیٰؑ کی ڈانٹ ختم نہیں ہوئی تھی کہ خداتعالیٰ نے انہیں ڈانٹا کہ تو کون ہوتا ہے میرے اور میرے بندہ کے درمیان آنے والا۔ پس پیار اور محبت سے ظن خداتعالیٰ سے کریں، اس کو کبھی ضائع نہیں ہونے دیں۔

آخر پر حضور نے فرمایاکہ آج ۱۹۹۹ء کا آخری دن ہے اور آخری جمعہ ہے۔نئے سال کے آغاز پر عموماً میں سب کو مبارکباد کہا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے ہمارے لئے بابرکت فرمائے۔ جو اس سال کی خصوصیات اور برکات جمع ہو گئی ہیں اوراس سال سے وابستہ ہو گئی ہیں خداتعالیٰ کرے کہ یہ ہمارے لئے اور ساری دنیا کے حق میں کار فرما ہوں۔ حضور نے فرمایاکہ اس سال کی بہت سی خصوصیات ہیں جن کا ذکر میں آج تو نہیں کر سکوں گا اس لئے انشاء اللہ اگلے جمعہ کو جو رمضان کا آخری جمعہ ہو گا، میں بیان کروں گا۔

بقیہ: نبوت حضرت مسیح موعودؑ
(از صفحہ نمبر ۴)

خلیفۃ المسیح کو بھی سچا پیشوا سمجھتے ہیں۔ اس اعلان کے بعد اگر کوئی ہماری نسبت بدظنی پھیلانے سے باز نہ آئے تو ہم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ"۔

(اخبار پیغام صلح ۱۶؍اکتوبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۲)

اب بالآخر میں ایک اور حوالہ درج کرتا ہوں جس سے جماعت احمدیہ کے متفقہ عقیدہ کا ثبوت قطعی طور پر مل جاتا ہے:۔

۲۱۔جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے لکھا ہے کہ:

"میں حضرت صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا احمدی ہوں۔ میں نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی طرح کا نبی یقین کرتا تھا اور کرتا ہوں جس طرح خدا کے دیگر نبیوں اور رسولوں کو یقین کرتا ہوں۔ نفس نبوت میں میں نہ اسوقت کوئی فرق کرتا تھا اور نہ اب کرتا ہوں۔ لفظ استعارہ اور مجاز اس وقت میرے کانوں میں کبھی نہیں پڑے تھے۔ بعد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں یہ الفاظ جن معنوں میں میں نے استعمال ہوتے ہوئے دیکھے ہیں وہ میرے عقیدہ کے منافی نہیں۔ ان معنوں میں میں اب بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علی سبیل المجاز ہی نبی سمجھتا ہوں، یعنی شریعت جدید کے بغیر نبی۔ اور نبی کریم ﷺ کی اتباع کی بدولت اور حضور کی اطاعت میں فنا ہو کر حضور کا کامل بروز ہو کر مقام نبوت کو حاصل کرنے والا نبی۔ میرے اس عقیدہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقاریر و تحریرات اور جماعت احمدیہ کا متفقہ عقیدہ تھا"۔ (عبدالرحمن، ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ۲۴؍اگست ۱۹۳۵ء)

(شیخ صاحب کی یہ دستخطی تحریر شہادات میں موجود ہے جسے ہم الفضل اور الفرقان میں باربار شائع کر چکے ہیں۔ ابوالعطاء)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لاہوری فریق کا وہی عقیدہ ہے جو جماعت احمدیہ کا ہے کیونکہ انہوں نے ان بیانات کی کبھی تردید نہیں کی۔ جماعت احمدیہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت خاتم النبیین ﷺ کی پیروی میں اور آپ کی ظل اور خادم کے طور پر امتی غیر تشریعی نبی ہی مانتی ہے۔ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ شَہِیْد۔

سوئٹزرلینڈ میں ایک تبلیغی نشست

لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ کی جانب سے تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھنے والی سوئس خواتین کو اسلام کی حسین تعلیم سے آگاہ کرنے کے لئے ایک تبلیغی نشست کا پروگرام بنایا گیا۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا پروگرام تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔

مورخہ ۲۴؍اکتوبر ۱۹۹۹ء بروز اتوار اس تبلیغی نشست کا آغاز مسجد محمود زیورک میں تلاوت قرآن کریم اوراس کے جرمن ترجمہ سے ہوا۔ جس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ محترمہ نائلہ خان صاحبہ نے حاضرات کو خوش آمدید کہنے کے علاوہ اسلام و احمدیت کا مختصر تعارف کروایا۔ ینگ لجنہ نے جرمن زبان میں ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔ جس کے بعد سوالات کے جوابات دئے گئے۔ مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والی ۲۳ سوئس خواتین نے شمولیت کی۔ سوالات میں عقائد اسلام، اسلام کی نمایاں خصوصیات، اسلام میں عورت کا مقام، قرآن کریم کا تحریف سے پاک ہونا وغیرہ شامل تھے۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک سوالات کا یہ سلسلہ چلتا رہا جن کے جوابات دئے گئے۔ آخر میں حاضرین کی تواضع چائے اور ٹھنڈے مشروبات سے کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کوششوں کو قبول فرمائے اور سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ ☆......☆......☆

بغیر کسی کارڈ کے استعمال سے جرمنی میں رہنے والوں کے لئے سستی ٹیلیفون کی سہولت

پاکستان 39 فینی/30 سیکنڈ

امریکہ اور یورپ وغیرہ 6 فینی/30 سیکنڈ

آپ کے اپنے گھر کے فون سے۔

ہمارے پاس ٹیلی فون کارڈز بھی موجود ہیں۔ کمیشن پر دس عدد سے زیادہ منگوا سکتے ہیں

Tel: 06233 480056 Fax: 06233 480057

Mobile: 0171 9073453

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۹ء
از صفحہ ۱۲

صاحب خادم ایڈیٹر ہفت روزہ بدر نے "نظام جماعت اور اطاعت و فرمانبرداری" کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر خاکسار سلطان احمد ظفر ہیڈ ماسٹر مدرسۃ المعلّمین نے "سماج میں عورت کا مقام" کے عنوان پر کی۔

ہر دو تقاریر کے بعد مکرم ماسٹر شیر علی صاحب بھٹی صدر جماعت اگالن ضلع حصار ہریانہ، مکرم لال محمد صاحب ایسٹ گوداوری آندھرا، مکرم رحیم الدین صاحب ایسٹ گوداوری آندھرا نے اپنے اپنے قبول احمدیت کے حالات سنائے۔ تلگو تقاریر کا ترجمہ مکرم حافظ سید رسول صاحب نیاز نے کیا۔ نومبایعین میں چوتھی تقریر مکرم عبدالغنی صاحب دیودرگ کرناٹک نے کی۔

تیسرا دن۔ پہلا اجلاس

۱۵ر نومبر کو جلسہ سالانہ کا تیسرے روز کا پہلا اجلاس زیر صدارت محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مشنری انچارج فلسطین شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم حافظ صالح الہ دین صاحب سابق صدر شعبہ فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد نے "قرآن مجید اور دور حاضر" کے عنوان پر فرمائی۔

دوسری تقریر مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے "سیرت صحابہ کرامؓ" کے عنوان پر فرمائی۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خدمت قرآن" کے عنوان پر فرمائی۔ بعد ازاں مکرم محمد حنیف جواہر صاحب صدر مجلس انصاراللہ ماریشس اور مکرم داؤد احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے اپنے اپنے تاثرات پیش فرمائے۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب آف جرمنی، تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔

تقسیم تمغہ جات

ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے جاری فرمودہ مبارک تحریک کے مطابق ہونہار طلباء و طالبات کو جو یونیورسٹیوں میں نمایاں اعزاز حاصل کرتے ہیں تمغہ جات دیئے جاتے ہیں۔ امسال یہ اعزاز میر شہاب الدین صاحب ابن مکرم میر عبدالوہاب صاحب آف آسنور نے حاصل کیا۔ آپ نے کشمیر یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں اول پوزیشن حاصل کی۔ اس موقع پر محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر تعلیم نے تعلیمی رپورٹ پیش کی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے دست مبارک سے عزیز موصوف کو گولڈ میڈل عطا کیا۔ بعدہ مکرم شوکت علی صاحب ہریانہ، مکرم عاشق علی صاحب یوپی، اسماعیل حسین صاحب آسام، زاہدالرحمٰن صاحب آسام، سید نثار احمد صاحب مہاراشٹر، عبدالرشید صاحب حیدر آبادی اور شیخ طارق محمود صاحب سرینگر نے اپنے اپنے تاثرات پیش کئے۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICAL NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

شکریہ احباب

مکرم شجاعت حسین صاحب حیدر آباد نے نعت پیش کی۔ دوران سال فوت شدگان موصی صاحبان کی فہرست بغرض دعا محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے پیش کی۔ اور تمام سرکاری محکمہ جات اور مہمانان اور رضاکاران کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صدر اجلاس نے دعا کرائی اور ٹھیک چار بجکر دس منٹ پر لندن سے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ذریعہ قادیان کے جلسہ کی اختتامی کارروائی شروع ہوئی۔

لندن میں جلسہ سالانہ قادیان

حضور انور کے تشریف لاتے ہی تلاوت قرآن مجید سے اس اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تمام حاضرین جلسہ سالانہ قادیان ہمہ تن گوش بیٹھے تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد ٹھیک چار بجکر پچاس منٹ پر سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب شروع ہوا۔ حضور انور کے خطاب کا خلاصہ اس سے قبل الفضل انٹرنیشنل میں پیش کیا جا چکا ہے۔ حضور انور کے بصیرت افروز خطاب اور اختتامی دعا کے بعد جلسہ سالانہ قادیان اختتام پذیر ہوا۔

مجلس شوریٰ

مورخہ ۱۶ر نومبر کو ٹھیک دس بجے مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان، مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور صدارتی خطاب کے بعد مکرم مولوی محمد انعام غوری صاحب سیکرٹری مجلس شوریٰ نے ایجنڈا پیش کیا اور سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ ٹھیک ساڑھے تین بجے مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس شروع ہوا جو نماز مغرب تک جاری رہا۔

نماز تہجد اور درس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے ایام میں مسجد اقصیٰ، عارضی مسجد خیمہ جات، مسجد دارالانوار اور مسجد ناصر آباد میں نماز تہجد باجماعت اور بعد نماز فجر مختلف تربیتی موضوعات پر درس کا سلسلہ جاری رہا۔

باجماعت فرض نمازوں میں نماز فجر اور مغرب و عشاء مذکورہ مقامات پر ادا کی گئیں جبکہ نماز ظہر و عصر باجماعت جلسہ گاہ میں ادا کی جاتی رہیں۔

نومبایعین کے تربیتی اجلاسات

مورخہ ۱۴ر نومبر کو بعد نماز مغرب و عشاء نومبایعین کے دو تربیتی اجلاسات منعقد ہوئے۔ ایک اجلاس مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام منعقد ہوا جس میں بنگال، آسام، بہار، مدھیہ پردیش، کیرالہ، تامل ناڈو، آندھرا اور کرناٹک کے نومبایعین نے اپنے تاثرات بیان کئے۔

دوسرا اجلاس نومبایعین کی مارکی میں زیر صدارت مکرم منیر احمد صاحب خادم، ایڈیٹر ہفت روزہ بدر منعقد ہوا۔ جس میں پنجاب، ہریانہ، ہماچل، راجستھان، یوپی، مہاراشٹر کے نومبایعین نے اپنے اپنے قبول احمدیت کے واقعات اور آئندہ کے عزم کا اظہار کیا۔

اعلانات نکاح

مورخہ ۱۴ر نومبر کو ہی مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بعد از نماز مغرب و عشاء ۲۰ نکاحوں کا اعلان فرمایا اور دعا کروائی۔

مجلس مشاورت لجنہ اماء اللہ بھارت

جلسہ کے ایام میں ۱۴ر نومبر کو لجنہ اماء اللہ بھارت کی مجلس مشاورت بھی منعقد ہوئی۔

میٹنگ مبلغین کرام

۱۵ر نومبر کو بعد نماز مغرب و عشاء رات آٹھ بجے زیر صدارت محترم ناظر صاحب اعلیٰ مبلغین و معلمین کرام کی میٹنگ ہوئی جس میں امراء کرام، صدر صاحبان اور نگران صوبہ جات نے بھی شرکت کی۔

قیام و طعام

امسال تین لنگر خانوں نے دو وقت اکیس ہزار سے زائد افراد کا کھانا لگاتار ایام جلسہ میں مورخہ ۹ر نومبر سے ۱۹ر نومبر تک پکتا رہا۔ اور ۲۴ قیام گاہوں میں مقیم مہمانوں کو تقسیم کیا جاتا رہا۔ امسال جلسہ سالانہ کے ۲۳ شعبے چوبیس گھنٹے مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے۔ طبی امداد کا معقول انتظام تھا۔ ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک علاج کے مختلف جگہوں پر کیمپ موجود تھے۔

استقبال

بفضلہ تعالیٰ ہوائی جہاز، ریلوے اور بسوں وغیرہ کے ذریعہ آنے والے قافلوں کا شعبہ استقبال کی جانب سے بہتر انتظام ہوتا رہا۔ ایک پوری ریزرو ٹرین بنگال سے اور آندھرا سے چار بوگیاں ریزرو آئیں جبکہ یوپی سے ۵۴، ہریانہ سے ۲۵ اور راجستھان سے ۲۱ بسیں آئیں۔ علاوہ ازیں اپنی اپنی کاروں، جیپوں اور مختلف گاڑیوں پر مہمانان آتے رہے۔ اسی طرح پنجاب و ہماچل سے ۲۸۴ بسیں اور چھوٹی گاڑیاں آئیں۔ اس طرح بھارت سمیت ۲۱ ہزار مہمانوں نے ۲۷ ممالک سے شرکت کی۔

معززین کی شرکت

اس جلسہ میں جناب آر ایل بھاٹیہ صاحب سابق وزیر خارجہ ہند، پرتاپ سنگھ باجوہ سابق وزیر پنجاب، تریت راجندر سنگھ سابق وزیر تعلیم پنجاب، نتھا سنگھ دالم ایم۔ ایل۔ اے اور سورن سنگھ صاحب پرنسپل کالج نے شرکت کی۔

پریس و پبلسٹی

الحمدللہ کہ ۲۷ اخبارات نے جلسہ کی رپورٹ شائع کی جس میں سے ۱۵ اخبارات نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو بھی شائع کی۔

آل انڈیا ریڈیو، دوردرشن جالندھر، زی ٹی وی اور بی بی سی نے جلسہ کی خبریں نشر کیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان رہا کہ ایام جلسہ میں موسم نہایت خوشگوار رہا، جلسہ سے دو روز قبل مطلع اچانک ابر آلود ہو گیا تھا جس سے کچھ فکر ہو گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عین جلسہ کے دنوں میں نہ صرف مطلع صاب رکھا بلکہ نہایت معتدل اور خوشگوار موسم رہا۔ الحمدللہ علی ذلک

اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں شرکت کرنے والوں کے حق میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام دعائیں اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین

آپ کے ملک میں ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

نان —— نان —— نان

ہمارے آٹومیٹک پلانٹ پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق اعلیٰ اور معیاری نان تیار کئے جاتے ہیں
اور پلاسٹک کی فلم میں seal کئے جاتے ہیں۔ شادی بیاہ اور فیملی پیک پر خاص رعایت۔
برطانیہ اور یورپ میں ڈسٹری بیوٹرز کی ضرورت ہے۔ فری نمونہ کے لئے رابطہ کریں

Shalimar Foods

Tel: 01420 488866 —— Fax: 01420 474799

الفاظ کی ساخت اور ان کی ہیئت ترکیبی سے لطیف استدلالات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

اندازِ تحریر کا اچھوتا انداز

فہیم احمد خادم۔ ایسارچر، غانا

مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں حقائق و معارف کا ناپیدا کنار سمندر ہیں۔ جوں جوں قاری ان کے صفحات کی ورق گردانی کرتا ہے وہ نت نئے ہیرے اور جواہرات پر اطلاع پاتا ہے۔

بر محل الفاظ، نئی نئی تراکیب، زور بیان اور پھر مافی الضمیر کی ادائیگی میں قرآن مجید، احادیث نبویہ، عقل و فہم اور زمانے کے حالات و واقعات اور تازہ بتازہ علم سے مرصع دلائل اپنے اندر بے حد جذب رکھتے ہیں۔

اردو ادب کا ذوق رکھنے والا بھی ان سے اپنے ذوق کی تسکین پاتا ہے۔ کسی کو عربی ادب سے لگاؤ ہے تو اس کی لذت کا سامان بھی موجود ہے۔ کوئی نکات کا متلاشی ہے تو اس کے لئے یہ کتب ؎

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

کا درجہ رکھتی ہیں۔ کوئی حق کا متلاشی ہے تو یہ کتب حقائق سے لبالب ہیں۔ کوئی معارف کا جویاں ہے تو اس کے لئے یہ معارف کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے۔

کوئی الفاظ کی ترکیب اور ان کی ساخت میں دلچسپی رکھتا ہے تو اس کے لئے بھی ان کتب میں کشش کا سامان ہے۔ یہاں نہ صرف الفاظ کی ساخت اور ترکیب کا بیان ہے بلکہ اس سے نت نئے معانی پیدا کئے گئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انداز تحریر کا ایک دلکش پہلو یہ ہے کہ آپ مضمون کی ادائیگی کے لئے، بسا اوقات الفاظ کی تہ میں اترتے ہیں۔ اگر کوئی لفظ مفرد ہے یا مرکب تو اس کی وضاحت فرماتے ہوئے اس کے ماخذ کو بیان کریں گے اور پھر اس سے لطیف استدلال فرماتے ہوئے نئے نئے معارف بیان فرمائیں گے۔ یہ آپ کی تحریر کا اچھوتا انداز ہے۔

حضور کچھ اس قدر خوبصورتی سے الفاظ کی تراکیب پر روشنی ڈالتے ہیں کہ قاری سر دھنتا رہ جاتا ہے اور اس کی روح اس سلطان القلم کے طرز تحریر پر عش عش کر اٹھتی ہے۔

یہ مضمون حضور کی تصنیفات اور ملفوظات میں بکھرا پڑا ہے۔ ذیل میں اس مؤقف کی تائید میں حضورؑ کی کتب کے چند حوالے پیش ہیں۔ یہ حوالے دو طرح کے ہیں۔ کبھی تو حضور نے ایک لفظ کو لیا اور اسے خوبصورت مفہوم کا لبادہ اوڑھا دیا اور کبھی آپ نے بعض الفاظ کو لیا، انہیں مرکب ثابت فرمایا، پھر ان کی جزئیات کے الگ الگ معانی بیان فرما کر ان سے لطیف استدلال فرمایا۔

قارئین! آغاز میں مفرد الفاظ کی چند مثالیں پیش ہیں:

طاعون......: حضور نے لفظ طاعون کی وجہ تسمیہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

"طاعون کا نام طاعون اس لئے رکھا گیا کہ یہ طعن کرنے والوں کا جواب ہے اور بنی اسرائیل میں ہمیشہ طعن کے وقت میں ہی پڑا کرتی تھی اور طاعون کے لغت عرب میں معنے ہیں بہت طعن کرنے والا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ طاعون طعن تشنیع کی ابتدائی حالت میں نہیں پڑتی بلکہ جب خدا کے مامور اور مرسل کو حد سے زیادہ ستایا جاتا ہے اور توہین کی جاتی ہے تو اس وقت پڑتی ہے"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۲)

شفاعت......: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لفظ شفاعت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:

"اصل میں شفاعت کا لفظ شفع سے لیا گیا ہے۔ شفع جفت کو کہتے ہیں جو طاق کی ضد ہے۔ پس انسان کو اس وقت شفیع کہا جاتا ہے جبکہ وہ کمال ہمدردی سے دوسرے کا جفت ہو کر اس میں فنا ہو جاتا ہے اور دوسرے کے لئے ایسی ہی عافیت مانگتا ہے جیسا کہ اپنے نفس کے لئے اور یاد رہے کہ کسی شخص کا دین کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ شفاعت کے رنگ میں ہمدردی اس میں پیدا نہ ہو بلکہ دین کے دو ہی کامل حصے ہیں۔ ایک خدا سے محبت کرنا اور ایک بنی نوع انسان سے اسقدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا جس کو دوسرے لفظوں میں شفاعت کہتے ہیں"۔ (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۶۴)

حَیّة......: لفظ حَیّة یعنی سانپ کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"ان کی دہشت زدہ متخیلہ کہ سانپ نظر آگیا جس کو عربی زبان میں حیّة کہتے ہیں کیونکہ سانپ انسان کی نسل کا پہلا اور ابتدائی دشمن ہے اور بزبانِ حال کہتا ہے حی علی الموت یعنی موت کی طرف آجا۔ اس لئے اس کا نام حیّة ہوا"۔

(روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۶۳)

خلیلاً......: آنحضور ﷺ کی حدیث ہے کہ اگر میں دنیا میں کسی کو دوست (خلیلاً) رکھتا تو ابو بکر کو رکھتا۔ آنحضورؐ نے اس حدیث میں حضرت ابو بکرؓ کے لئے خلیلاً کا لفظ استعمال فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لفظ خلیل پر اس شاندار طریق سے روشنی ڈالی کہ حدیث نبوی کی تشریح کھل کر سامنے آگئی۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

"فرمایا اگر میں کسی کو دنیا میں دوست رکھتا تو ابو بکرؓ کو رکھتا۔ یہ جملہ بھی قابل تشریح ہے۔ حضرت ابو بکرؓ کو آپ دوست تو رکھتے تھے پھر اس کا کیا مطلب؟ بات اصل میں یہ ہے کہ خُلّت اور دوستی وہ ہوتی ہے جو رگ و ریشہ میں دھنس جائے۔ وہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ اور اسی کے لئے مخصوص ہے۔ دوسروں کے ساتھ محض اخوت اور برادری ہے۔ خُلّت کا مفہوم ہی یہی ہے کہ وہ اندر دھنس جائے جیسے یوسف زلیخا کے اندر رچ گیا تھا۔ پس یہی معنے آنحضورؐ کے اس پاک فقرہ کے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں تو کوئی شریک نہیں۔ دنیا میں اگر کسی کو دوست رکھتا تو ابو بکر کو رکھتا"۔

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۷۷)

اخلاق/ خَلق، خُلق......: یہ بھی حضور ہی کا کمال ہے کہ بعض ملتے جلتے الفاظ کے باہمی باریک فرق کو کھل کر واضح کیا۔ لفظ خَلق اور خُلق کے الگ الگ معانی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

خَلق اور خُلق دو الفاظ ہیں۔ آنکھ، کان، ناک وغیرہ جس قدر اعضاء ظاہری ہیں جس سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے یہ سب خَلق کہلاتے ہیں اور اس کے مقابل پر باطنی قویٰ کا نام خُلق ہے مثلاً عقل، فہم، شجاعت، عفت، صبر وغیرہ۔ اس قسم کے جس قدر قویٰ سرشت میں ہوتے ہیں وہ سب اسی میں داخل ہیں"۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱۲۸)

آیة......: آیت کے معنی نشان کے ہوتے ہیں لیکن "ایواء" یعنی پناہ دینا سے اس کا لطیف تعلق جوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لفظ آیت کی خوب وضاحت فرمائی۔ اس سے اس لفظ کی حکمت کھل کر سامنے آگئی۔ فرمایا:

"آیت جس کا ترجمہ نشان ہے اصل میں ایواء سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں پناہ دینا۔ سو آیت کے لفظ کا عین محل وہ ہے جب ایک مامور من اللہ کی تکذیب کی جائے، اس کو جھوٹا ٹھہرایا جائے۔ تب اس وقت اس بے کس کو خدا تعالیٰ اپنی پناہ میں لانے کے لئے جو کچھ خارق عادت امر ظاہر کرتا ہے اس امر کا نام آیت یعنی نشان ہے۔ اس تحقیقات سے ثابت ہے کہ نشان کے لئے ضروری ہے کہ تکذیب کے بعد ظاہر ہو گیا اس کے سچے ہونے پر ایک نشانی لگا دی گئی"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۴)

فراست......: فَرَسْ گھوڑے کو کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ لفظ فراست سے انتہائی باریک نکتہ معرفت کا استدلال فرماتے ہیں۔ فرمایا:

"یہ لفظ فراست بفتح الفاء بھی ہے اور بکسر الفاء بھی۔ زبر کے ساتھ اس کے معنے گھوڑے پر چڑھنا۔ مومن فراست کے ساتھ اپنے نفس کا چابک سوار ہوتا ہے۔ خدا کی طرف سے اس کو نور ملتا ہے جس سے وہ راہ پاتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُومِنِ فَاِنَّهٗ یَنْظُر بِنُورِ اللّٰهِ" یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نور اللہ سے دیکھتا ہے"۔

(ملفوظات پرانا ایڈیشن۔ جلد ۲ صفحہ ۲۶)

صدقة......: صدقہ عام استعمال ہونے والا لفظ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس کی تعریف کرتے ہوئے کس خوبصورتی سے فرماتے ہیں۔ فرمایا:

"صدقہ کا لفظ صدق سے مشتق ہے۔ پس اگر دل میں صدق اور اخلاص نہ رہے تو وہ صدقہ، صدقہ نہیں رہتا بلکہ ریاکاری کی حرکت ہوتی ہے"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۴)

بیعت......: بیعت کا لفظ ہمارے ہاں بے حد عام ہے۔ یہ لفظ "بَاعَ" سے ماخوذ ہے جس کے معنے بیچنے کے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ اس کے بنیادی معنوں کی رو سے بیعت کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بیعت سے مراد وہ بیعت نہیں جو صرف زبان سے ہوتی ہے اور دل اس سے غافل بلکہ روگردان ہے۔ بیعت کے معنے بیچ دینے کے ہیں۔ پس جو شخص در حقیقت اپنی جان اور مال اور آبرو کو اس راہ میں بیچتا نہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا کے نزدیک بیعت میں داخل نہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بعض ایسے ہیں کہ نیک ظنی کا مادہ ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں"۔

(روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۴)

شیطان......: لفظ شیطان پر بھی حضرت مسیح موعودؑ نے بڑے لطیف انداز میں روشنی ڈالی۔ فرمایا:

"شیط مرنے کو کہتے ہیں۔ پس جس نے اپنے روحانی باغ کو سر سبز کرنے کے لئے اس حقیقی چشمہ کو اپنی طرف کھینچنا نہیں چاہا اور استغفار کے نالے کو اس چشمہ سے لبالب نہیں کیا وہ شیطان ہے یعنی مرنے والا ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ کوئی سر سبز درخت بغیر پانی کے زندہ رہ سکے۔ ہر ایک متکبر جو اس زندگی کے چشمہ سے اپنے روحانی درخت کو سر سبز کرنا نہیں چاہتا وہ شیطان ہے اور شیطان کی طرح ہلاک ہوگا"۔

(روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۵۸)

عبادت......: لفظ "عبادت" سے تو ہر کوئی واقف ہے لیکن اس کی باریکی اور اس کے لطیف معنوں سے بے خبر ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس کی حقیقت سے یوں پردہ اٹھاتے ہیں:

"بات یہ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی عبادت ہے جیسے فرمایا "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ"۔ عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مورٌ معبّد

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

جیسے سرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنالیتے ہیں ۔اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا روح ہی روح ہو اس کا نام عبادت ہے۔"
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۵)

استغفار...... قارئین کرام! ہم سب لوگ استغفار کرتے ہیں اور خدا سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ یہ لفظ دراصل "غفر" سے ہے جس کے معنے ڈھانکنے اور دبانے کے ہیں۔ جب ان معنوں کے حوالہ سے لفظ استغفار پر غور کریں تو تب اس کی حقیقت سمجھ میں آتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے"۔(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۶۸)

پس جب ہم استغفار کرتے ہیں تو ہم خدا کے حضور بدی کی جانب مائل اپنے جذبات اور بدی کی طرف تحریک کرنے والے خیالات کے دب جانے کی استدعا کرتے ہیں۔

اب چند وہ مثالیں بھی ملاحظہ فرمائیں جن میں حضورؑ نے پہلے الفاظ کو مرکب ثابت کیا ہے پھر ان کی جزئیات کے الگ الگ معانی بیان کر کے ان سے لطیف معانی پیدا فرمائے ہیں۔

خنزیر...... Pig یا سؤر کو عربی میں خنزیر کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جب اس کی حرمت پر بحث فرمائی تو اس امر پر خوب زور دیا کہ اس کے نام میں ہی اس کی حرمت کی طرف اشارہ ہے۔ آیئے آپ بھی پڑھیں اور اس نکتہ سے لطف اندوز ہوں۔

حضور فرماتے ہیں: "خنزیر جو حرام کیا گیا ہے خدا نے ابتدا ہی سے اس کے نام میں ہی حرمت کی طرف اشارہ کیا ہے کیونکہ خنز اور اَرٗ سے مرکب ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ میں اس کو بہت فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ خنز کے معنے بہت فاسد اور اَر کے معنے میں دیکھتا ہوں۔ پس جانور کا نام جو ابتدا ہی سے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو ملا ہے وہی اس کی پلیدگی پر دلالت کرتا ہے"۔
(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۸)

انسان...... عربی میں واحد کو تثنیہ بنانے کے لئے الف اور نون کا اضافہ کرتے ہیں۔ اس حوالہ سے لفظ انسان کے کیا معنے بنتے ہیں۔ حضور نے اس سے لطیف استدلال کرتے ہوئے فرمایا:

"عربی میں آدمی کو انسان کہتے ہیں یعنی جس میں دو اُنس ہیں۔ ایک اُنس خدا کی اور ایک اُنس بنی نوع کی اور اسی طرح ہندی میں اس کا نام مانس ہے جو مانوس کا مخفف ہے۔(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۷)

زقوم...... اپنی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورۃ دخان کی درج ذیل آیات کی تشریح فرمائی: اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ...... ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ۔

اس تشریح کے دوران حضورؑ نے زقوم کے درخت کی حقیقت پر روشنی ڈالی نیز اس لفظ کی جزئیات کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:

"دراصل یہ لفظ زَقُّوْم کا ذُق اور اَمْ سے مرکب ہے اور اَمْ ، اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ کا ملخص ہے جس میں ایک آخر کا موجود ہے۔ اور کثرت استعمال نے ذال کو زا کے ساتھ بدل دیا ہے"۔
(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۲،۳۹۳)

عنصر...... کائنات میں موجود جملہ عناصر پر اس صورت میں خوب روشنی پڑتی ہے جب حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ تعریف پر غور کیا جائے۔

فرمایا: "خدا تعالیٰ نے درخت، پانی، آگ وغیرہ چیزوں اور عناصر میں خواص رکھے ہیں۔ عنصر کا لفظ اصل میں عن سرّ ہے۔ عربی میں ص اور س کا بدل ہو جاتا ہے یعنی یہ چیز اسرار الٰہی میں سے ہے۔ درحقیقت یہاں آ کر انسان کی تحقیقات رُک جاتی ہے"۔(ملفوظات جلد اول، پرانا ایڈیشن، صفحہ ۲۵)

اراراٹ /جودی...... بائبل کے مطابق حضرت نوحؑ کی کشتی کے ٹھہرنے کی جگہ کو اراراٹ اور قرآن مجید میں جودی کہا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ دونوں لفظوں کے لطیف معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"لفظ اراراٹ جس پر نوح کی کشتی ٹھہری اصل میں اری رت ہے جس کے معنے ہیں میں پہاڑ کی چوٹی کو دیکھتا ہوں۔ ریت پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے لفظ جُودی رکھا ہے جس کے معنی ہیں میرا جودو کرم یعنی وہ کشتی میرے جودو کرم پر ٹھہری"۔
(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۲۳)

برزخ...... حضور نے عالم برزخ کی تشریح فرماتے ہوئے لفظ برزخ کی حقیقت سے یوں پردہ اٹھایا۔ فرمایا: "دوسرے عالم کا نام برزخ ہے اصل میں لفظ برزخ لغت عرب میں اس چیز کو کہتے ہیں جو دو چیزوں کے درمیان واقع ہو سو چونکہ یہ زمانہ عالم بعث اور عالم نشاء اولیٰ میں واقع ہے اسلئے اس کا نام برزخ ہے...... برزخ عربی لفظ ہے جو مرکب ہے زخ اور بر سے جس کے معنے یہ ہیں کہ طریق کسب اعمال ختم ہو گیا اور ایک مخفی حالت میں پڑ گیا۔ برزخ کی حالت وہ حالت ہے کہ جب یہ ناپائیدار ترکیب انسانی تفرق پذیر ہو جاتی ہے اور روح الگ اور جسم الگ ہو جاتا ہے اور جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ جسم کسی گڑھے میں ڈال دیا جاتا ہے اور روح بھی ایک قسم کے گڑھے میں پڑ جاتی ہے جس پر لفظ زخ دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ افعال کسب خیر یا شر پر قادر نہیں ہو سکتی کہ جو جسم کے تعلقات سے اس سے صادر ہو سکتے تھے"۔(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۳)

کافور، زنجبیل...... قرآن مجید میں اہل جنت کو پلائے جانے والے دو شربتوں کا ذکر ہے کافوری شربت اور زنجبیل کا شربت۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو عظیم نکتہ داں طبیعت کے مالک تھے ان شربتوں کے ناموں کے نکات و معارف کا دریا رواں کر دیا۔ آیئے پڑھیئے اور سر دھنیئے!

"کافور کا لفظ اس واسطے اس آیت میں اختیار فرمایا گیا ہے کہ لغت عرب میں کَفَرْ دبانے اور ڈھانکنے کو کہتے ہیں سو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انہوں نے ایسے خلوص سے انقطاع اور رجوع الی اللہ کا پیالہ پیا ہے کہ دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ تمام جذبات دل کے خیال ہی سے پیدا ہوتے ہیں اور جب دل نالائق خیالات سے بہت ہی دور چلا جائے اور کچھ تعلقات ان سے باقی نہ رہیں تو وہ جذبات بھی آہستہ آہستہ کم ہونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ نابود ہو جاتے ہیں۔ سو اس جگہ اللہ تعالیٰ کی یہی غرض ہے اور وہ اس آیت میں یہی سمجھاتا ہے کہ جو اس کی طرف کامل طور پر جھک گئے وہ نفسانی جذبات سے بہت ہی دور نکل گئے اور ایسے خدا کی طرف جھک گئے کہ دنیا کی سرگرمیوں سے ان کے دل ٹھنڈے ہو گئے اور ان کے جذبات ایسے دب گئے جیسا کہ کافور زہریلے مادوں کو دبا دیتا ہے"۔

اور پھر فرمایا:

"وہ لوگ جو اس کافوری پیالے کے بعد وہ پیالے پیتے ہیں جن کی ملونی زنجبیل ہے اب جاننا چاہئے کہ زنجبیل دو لفظوں سے مرکب ہے یعنی زنا اور جبل سے۔ زنا لغت عرب میں اوپر چڑھنے کو کہتے ہیں اور جبل پہاڑ کو۔ اس کے ترکیبی معنی یہ ہیں کہ پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اب جاننا چاہئے کہ انسان پر ایک زہریلی بیماری کے فرو ہونے کے بعد اعلیٰ درجہ کی صحت تک دو حالتیں آتی ہیں۔ ایک وہ حالت جبکہ زہریلے مواد کا جوش بکلی جاتا رہتا ہے اور خطرناک مادوں کا جوش رو باصلاح ہو جاتا ہے اور سمی کیفیات کا حملہ بخیر و عافیت گزر جاتا ہے اور ایک مہلک طوفان جو اٹھا تھا نیچے دب جاتا ہے لیکن ہنوز اعضاء میں کمزوری باقی ہوتی ہے۔ کوئی طاقت کا کام نہیں ہو سکتا۔ ابھی مُردوں کی طرح اُفتاں و خیزاں چلتا ہے اور دوسری وہ حالت ہے کہ جب اصلی صحت عود کر آتی ہے اور بدن میں طاقت بھر جاتی ہے اور قوت کے بحال ہونے سے یہ حوصلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ بلا تکلف پہاڑ کے اوپر چڑھ جائے اور نشاط خاطر سے اونچی گھاٹیوں پر دوڑتا چلا جائے۔ سو سلوک کے تیسرے مرتبہ میں یہ طاقت میسر آتی ہے۔ ایسی حالت کی نسبت اللہ تعالیٰ آیت موصوفہ میں اشارہ فرماتا ہے کہ انتہائی درجہ کے باخدا لوگ وہ پیالے پیتے ہیں جن میں زنجبیل ملی ہوئی ہے۔ یعنی وہ روحانی حالت کی پوری قوت پا کر بڑی بڑی گھاٹیوں پر چڑھ جاتے ہیں اور بڑے مشکل کام ان کے ہاتھ سے انجام پذیر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں حیرت انگیز جانفشانیاں دکھلاتے ہیں"۔
(روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۸۶،۳۸۷)

معزز قارئین! یہ تھی حضرت مسیح موعودؑ کے خوبصورت انداز تحریر کی ایک جھلک! سچ تو یہ ہے کہ آپ کی کتب، گلہائے رنگ و بو کا خوبصورت اور دلکش گلدستہ ہے جو ہر لحظہ اپنی مہک بکھیرتا ہے اور ہر کس و ناکس کے دل و دماغ کو تروتازہ کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ، حضور کے انداز تحریر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طرز تحریر بھی بالکل جداگانہ ہے اور اس کے اندر اس قسم کی روانی، زور اور سلاست پائی جاتی ہے کہ باوجود سادہ الفاظ کے، باوجود اس کے کہ وہ ایسے مضامین پر مشتمل ہے جن سے عام طور پر دنیا واقف نہیں ہوتی اور باوجود اس کے کہ انبیاء کا کلام مبالغہ، جھوٹ اور نمائشی آرائش سے خالی ہوتا ہے۔ اس کے اندر ایک ایسا جذب اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں انسان اسے پڑھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل کر جسم کے گرد لپٹتی جارہی ہیں اور جس طرح ایک زمیندار گھاس لپیٹتا جاتا ہے۔ اسی طرح معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر انسانوں کے قلوب کو اپنے ساتھ لپیٹتی جارہی ہے"۔
(الفضل ۱۶ /جولائی ۱۹۳۱ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر میں یہ جذب اور کشش کیوں نہ ہوتی؟ خدا نے آپ کو خود سلطان القلم فرمایا اور آپ کی قلم کو ذوالفقار قرار دیا۔

آپ کی نوک قلم، خدا کے خاص اشارے سے جنبش کرتی تھی اور اس کے ساتھ ہی معارف و حقائق کے دریا قرطاس ابیض پر بہتے جاتے تھے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعودؑ خود فرماتے ہیں:

"میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے۔ قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا۔ طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے"۔
(ملفوظات حضرت مسیح موعود)

پس جب حضور کی کتابوں کا ایک ایک حرف خدا کی طرف سے آیا ہے تو ہم کیوں ان سے فیضیاب نہ ہوں۔ آیئے! ہم اس روحانی سمندر سے سیراب ہوں اور روحانی پیاس بجھائیں اور اپنی روحانی تشنگی دور کریں۔ یہ سراسر خدا کا فضل ہے کہ آج ہم اس روحانی خزائن سے مستفید ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ ہمارے زمانے میں دریافت ہوئے۔ حضور نے کیا خوب فرمایا ہے۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

الفضل خود بھی پڑھیئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

تندرستی اور روحانیت میں تعلق

حال ہی میں ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "ہماری صحت جسمانی ہمارے راسخ عقیدہ سے مربوط ہے"۔ یہ کوئی نیا خیال نہیں کیونکہ ہم میں سے اکثر ایسے واقعات سے واقف ہیں کہ کس طرح کوئی راسخ عقیدہ کی بناپر معجزانہ رنگ میں موذی مرض کے منہ سے بچ نکلا۔ یا پھر ڈاکٹروں کی بتلائی ہوئی قید حیات کو پھلانگ گیا۔ ہاں آج نئی بات یہ ہے کہ مذہب کے ایسے ثمرات سائنس کا تحقیقی مواد بن رہے ہیں اور مذہب وسائنس میں حائل خلیج تنگ ہو رہی ہے۔

مضمون میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ ہم سائنسی سطح پر یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ خدا صحت بخشتا ہے تاہم یہ ثابت کرنا چنداں مشکل نہیں کہ خدا پر ایمان کے اثرات بڑے سود مند ہیں۔ اس بات میں شک کی ذرا بھی گنجائش نہیں کہ درست عقائد اور صالح اعمال کے ذریعہ لوگ اپنی صحت کو بحال کر سکتے ہیں مذکورۃ الصدر رائے کا اظہار جارج ٹاؤن یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر ڈیل اے میتھیوز نے کیا ہے۔

راسخ عقیدہ اور صحت یابی میں رشتہ ایک مسلمہ حقیقت ہے لیکن یہ تعلق کس قدر مضبوط ہے اس کا اندازہ اس حقیقت سے ہو سکتا ہے کہ تاحال تیس سے زیادہ باضابطہ مطالعہ جات کے نتیجہ میں مذہبی رچاؤ اور لمبی عمر میں لگاؤ کو ثابت کیا جا چکا ہے۔

☆...... کیلی فورنیا میں پانچ ہزار دو صد اٹھاسی افراد کی رائے لینے سے ثابت ہوا کہ عبادت خانہ جانے والوں نے نہ جانے والوں کے مقابلہ میں نسبتاً لمبی زندگی گزاری۔ حالانکہ اس تحقیق میں تمباکو نوشی، شراب نوشی، موٹاپن اور غیر مستعد طرز زندگی جیسی وجوہات کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔

☆...... کینسر کے آٹھ مطالعہ جات میں سے سات، خون کے دباؤ کے پانچ مطالعہ جات میں سے چار، امراض دل کے چھ مطالعہ جات میں سے چار اور عام امراض کے پانچ مطالعہ جات میں سے چار کے نتائج سے یہ بات کھلم کھلا پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وہ مریض جن میں مذہبی لگن پائی جاتی تھی ان میں مرض کی علامات تشخیص کم تھیں یا پھر ان میں صحت یابی کے امکانات بہتر پائے گئے۔

☆...... ایک تحقیقی تجزیہ کے مطابق جو لوگ دین کو دنیا پر مقدم کر لینے کا تہیہ کر لیتے ہیں وہ احساسات غمی (Depression)، خودکشی اور نشہ آور امراض (شراب و تمباکو نوشی وغیرہ) کی طرف کم مائل ہوتے ہیں۔

☆...... جب کئی تحقیقاتی نتائج کا بڑے وسیع پیمانہ پر باضابطہ مطالعہ کیا گیا تو یہ بات اظہر من الشمس ہو کر سامنے آئی کہ مذہب اور صحت جسمانی میں جوڑ، عمر، جنس، ثقافت اور جغرافیائی حدود سے بالا ہے۔ دو صد باضابطہ مطالعہ جات میں سے صاف صاف واضح ہو گیا کہ مرض کے واقعات میں مذہب ایک اہم عنصر ہے۔ پروفیسر جیفری لیوائین کے حوالہ سے جس مطالعہ کا ذکر عام ملتا ہے اس میں بچے، بوڑھے، امریکن پروٹسٹنٹ، یورپی کیتھولک، جاپانی بدھ مت والے، اسرائیلی یہودی، ۱۹۳۰ء کی دہائی کے لوگ اور ۱۹۸۰ء کی دہائی کے لوگ شامل ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ان میں ایسی امراض کے مریض بھی شامل ہیں جن کا دیرینہ اور موذی بیماریوں میں شمار ہوتا ہے۔

راسخ العقیدہ ہونے میں بیماریوں سے بچانے والا اثر کیونکر پایا جاتا ہے۔ ماہرین اس کی کئی تشریحات پیش کر چکے ہیں:

☆...... عبادت خانہ جانے پر لوگوں سے لگاؤ کا موقع ایک لازمی نتیجہ ہے۔ سماجی یا سوشل پشت پناہی، صحت جسمانی اور درازیٔ عمر کی کلید ہے۔ اس کے ثبوت میں حوالہ جات بکثرت پائے جاتے ہیں۔

☆...... راسخ عقیدہ کے نتیجہ میں نہ صرف تشویش سے بچاؤ ہوتا ہے بلکہ امید کی کرن پھوٹتی ہے اور ایک ایسا احساس ملتا ہے کہ حالات ہمارے قابو میں ہیں نہ کہ حالات ہمارے اوپر قابض۔ عقائد کی لڑیوں میں پروئے رہنے سے ہم اس قابل بن جاتے ہیں کہ المناک بیماریوں، ابتلاؤں، مشکلات اور موت سے بہتر رنگ میں نبرد آزما ہو سکیں۔

☆...... دعاؤں اور عبادت کے نتیجہ میں جسم میں مفید تبدیلیاں نمودار ہوتی ہیں۔ دوران دعا لوگ خون کے دباؤ میں کمی، میٹابولزم، دل اور سانس کی رفتار میں کمی کا تجربہ کرتے ہیں۔ ہارورڈ میڈیکل سکول کے ڈاکٹر ہربرٹ رابنسن نے ستانے کے ردِ عمل (Relaxation Response) والے نظریہ کو فروغ دیا ہے جس کے اجزائے ترکیبی عین وہی ہیں جن کا گزشتہ سطور میں ابھی ذکر آیا ہے۔ مالا جپنے میں بھی ستانے کے ردِ عمل والے اجزا ہی شامل ہیں۔ جیسے ایک لفظ یا فقرہ یا دعا یا آواز کو بار بار دہرانا۔ اور خیالات دگر کی دخل اندازی کے تدارک کے لئے دہرانے کے عمل میں بڑھ کر توجہ مرتکز کرنا۔ ستانے کا ردِ عمل کسی معینہ لفظ کے بغیر بھی ممکن ہے۔ ہاں اگر روحانی قول کو چننے والا خدا کا قائل ہے تو اور بھی زیادہ فوائد ترتیب پانے لگ جائینگے۔

ماہرین اس امر کی سائنسی طور پر چھان بین میں مصروف ہیں کہ آیا کسی کے حق میں دوسروں کی دعا کا اثر ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر بینسن اور اس کے شرکاء نے دل کے بائی پاس والے مریضوں کے ذریعہ اور ڈاکٹر میتھیوز نے جوڑوں کی درد کے مریضوں کے ذریعہ ذیل میں دیئے گئے ۱۹۸۸ء کے باضابطہ مطالعہ کے نتائج کی تصدیق یا تردید کی کوشش کی ہے۔ اس مطالعہ کا حوالہ بڑی کثرت سے دیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر رینڈالف برڈ نے سان فرانسسکو میڈیکل سنٹر میں ۳۹۳ دل کے مریضوں کو دو گروہوں میں منقسم کیا۔ ایک گروہ کے حق میں ملک بھر کے مسیحیوں نے دعائیں کیں۔ جبکہ دوسرے کو محروم رکھا گیا۔ مریضوں کو علم نہیں تھا کہ ان کا تعلق کس گروہ سے ہے۔ دعائیں پانے والے گروہ میں نمونیا، دل کی رکاوٹ، رگوں کی بندش کی وجہ سے دل کا فیل ہو جانا جیسی کم پیچیدگیاں اور اینٹی بائیاٹکس کی کم ضرورت پائی گئی۔

ڈاکٹر لیری ڈاسی نے اپنی کتاب کے عنوان میں اپنے دعویٰ کو بھی سمو دیا ہے۔ دعا مفید دوا ہے (Prayer is a Good Medicine)۔ اسے دعا پر اس قدر یقین ہو گیا تھا کہ اس نے مریضوں کے لئے دعائیں کرنا شروع کر دیں۔ لیکن ڈاکٹر ڈاسی اور دوسرے ماہرین اس بارہ میں بہت محتاط ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ ہم یقیناً مذہب کو سائنس کے نام پر فروخت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لوگوں کو اس بارہ میں پورا اختیار ہونا چاہئے اور وہ اپنے لئے خود فیصلہ کریں۔

آج کئی طبی اداروں نے عقیدہ اور صحت میں نسبت کی طرف توجہ دینا شروع کر دی ہے۔ اس موضوع پر ہارورڈ میڈیکل سکول اور میو کلینک میں کانفرنسیں منعقد ہو رہی ہیں۔ امریکہ کے میڈیکل سکولوں میں سے تقریباً نصف اس موضوع پر کورسز پیش کر رہے ہیں۔ امریکن اکیڈمی آف فیملی فزیشنز کی ۱۹۹۴ء کی میٹنگ میں ڈاکٹروں سے ذاتی تجربہ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو ۶۳ فیصد نے کہا کہ خدائی مداخلت سے ان کو درپیش طبی صورتوں کا حال بہتر ہو گیا۔ اسی طرح مریض بھی رضامند پائے گئے ہیں کہ دعا بیماری سے تندرست ہونے کے لئے بہترین ہتھیار ہے۔ ٹائم میگزین، سی این این اور یو ایس اے ویک اینڈ کی رائے شماری کے مطابق ۸۰ فیصد امریکن گرویدہ ہیں کہ روحانی عقیدہ یا دعا لوگوں کو مرض سے صحت یاب کر سکتا ہے۔ ساٹھ فیصد سے زیادہ امریکن متفق ہیں کہ ڈاکٹر کو مریض کے عقائد کو زیر گفتگو لانا چاہئے۔ اور اگر کوئی خواہش کرے تو ڈاکٹر کو اس کے ساتھ مل کر دعا کر لینی چاہئے۔

مذہب اور طب میں باہمی ربط پر معلومات کے لئے لوگوں کی خواہش حرص میں بدل رہی ہے۔ سرجری کے اور دوسرے بیماروں کو چاہئے کہ ہسپتال کے ارباب اختیار پر واضح کر دیں کہ ہمارے مذہبی اعتقادات علاج معالجہ کا حصہ رہیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ڈاکٹر سے اپنے لئے دعا یا ہمارے ساتھ مل کر دعا کرنے کی توقع شروع کر دیں۔ لیکن یہ ایک معقول توقع ہو گی کہ ڈاکٹر مریض کی روحانی ضروریات کا احساس مند ہو اور انہیں سننے میں عار محسوس نہ کرے۔ سرجری کے لئے آپریشن کے کمرہ میں جانے سے قبل ڈاکٹر دعا کے لئے وقت فراہم کرے یا مذہبی راہنما سے ملاقات کا موقعہ میسر کرے۔ راسخ عقیدہ سے لوگوں کو زندگی پر قابو اور اختیار ملتا ہے برخلاف اس کے کہ صرف پیشہ طب پر کلی انحصار کیا جائے جو کہ روز بروز لوگوں میں بُعد کا موجب بننے کے ساتھ ساتھ مشینوں پر انحصار کا شمار ہوتا جا رہا ہے۔

(بحوالہ ریڈرز ڈائجسٹ مجریہ اکتوبر ۱۹۹۹ء۔ ایک مضمون کے چنیدہ اقتباسات کا اردو میں ترجمہ۔ مرسلہ محمد اذریس چوہدری امریکہ)

﴿ہم احمدی مسلمانوں کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ قرآن مجید، احادیث نبویہ، آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کے ارشادات کے فیض سے آج احمدی مسلمانوں کو دعا پر جو ایمان حاصل ہے اور دعاؤں کی تاثیر کے جو تجربات ہوتے ہیں وہ ہماری روزمرہ کی زندگیوں کا ایک لازمی حصہ بن چکے ہیں۔ کیونکہ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک زندہ اور قادر و مقتدر، شافی مطلق خدا پر زندہ یقین ہے اور اس یقین کا تازہ بتازہ ثبوت ہمیں مقبول دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے۔ جس بات کو یہ محققین آج بڑی لمبی ریسرچ کے بعد معلوم کر رہے ہیں ہمیں خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہ حقیقت عطا فرما رکھی ہے۔ اور دنیا بھر میں لکھو کھہا احمدی دعاؤں کی اعجازی تاثیرات پر گواہ ہیں۔﴾ (مدیر)

خدمت خلق کا عظیم موقعہ
بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کیلئے ایک سنہری موقع ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ ۸۴ مستحق خاندان اس خوبصورت اور ہر بنیادی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

☆...... احباب کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیشکش بھی ہو سکتی ہے۔ آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت چار لاکھ روپے ہے۔

☆...... حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی۔

☆...... حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے۔ یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بیوت الحمد کی مد میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری - بیوت الحمد)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت سلمان فارسیؓ

قبولِ اسلام کی توفیق پانے والے پہلے ایرانی شخص حضرت سلمان فارسیؓ تھے۔ آنحضور ﷺ نے آپؓ کو غیر عرب ہونے کے باوجود اپنے اہل بیت میں شامل فرمایا اور ایک موقع پر آپؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ جب ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو سلمان کی قوم میں سے ایک شخص ایمان کو دوبارہ زمین پر قائم کرے گا۔ اسی لئے آپؓ کو سلمان الخیر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ چونکہ آپؓ کو غیرتِ ایمان کی وجہ سے اپنے مجوسی والدین کی طرف منسوب ہونا پسند نہیں تھا اس لئے آپؓ وہ واحد صحابی ہیں جن کی ولدیت کے خانہ میں اسلام لکھا ہوا ہے۔

آپؓ کے بارہ میں قبل ازیں "الفضل انٹرنیشنل" ۱۵؍مارچ ۹۶ء کے اسی کالم میں ذکر کیا جاچکا ہے۔ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۶ و ۱۷؍اپریل ۹۹ء میں آپکے بارہ میں ایک مضمون مکرم عبدالسمیع خانصاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

حضرت سلمانؓ کا نام مابہ بن بوزخشان تھا اور آپؓ اصفہان کی بستی جیّ یا رام ہرمز کے گردونواح کے رہنے والے تھے۔ آپ کا والد آگ کی پرستش کرتا تھا اور اپنی بستی کا سردار اور زمیندار تھا۔ اُسے آپ سے اس قدر محبت تھی کہ ایک عرصہ تک اُس نے آپ کو گھر سے باہر بھی نہیں نکلنے دیا۔ پھر جب وہ خود زمین کی نگہداشت کیلئے نہ جاسکتا تو آپ کو اپنی جگہ بھجوادیا کرتا۔

ایک روز آپ کا گزر عیسائیوں کے گرجا کے پاس سے ہوا اور اُنہیں عبادت کرتا دیکھ کر آپ گرجے کے اندر چلے گئے۔ اُن کا مذہب اپنے مذہب سے بہتر پایا تو شام تک وہیں بیٹھے رہے اور پھر اُن سے پوچھا کہ اُن کے مذہب کا مرکز کہاں ہے؟۔ انہوں نے بتایا کہ ملک شام میں۔ آپ نے کہا کہ اگر کوئی قافلہ وہاں جائے تو آپ کو بھی اُس کے ساتھ وہاں بھجوادیا جائے۔ جب آپ گھر واپس آئے اور باپ کو ساری بات کا علم ہوا تو وہ بہت ناراض ہوا اور آپ کو بیڑیاں ڈال کر گھر میں قید کردیا۔ ایک روز جب ایک تجارتی قافلہ شام جانے والا تھا تو آپ نے کسی نہ کسی طرح خود کو آزاد کیا اور قافلہ کے ساتھ شام کے سب سے بڑے پادری کے پاس چلے گئے۔ یہ پادری بہت بددیانت اور بداخلاق تھا۔ اُس نے سونے چاندی کے سات مٹکے اپنے پاس جمع کر رکھے تھے۔ آپ کو اُس کی حالت دیکھ کر بہت تکلیف ہوئی لیکن سوائے پیچ و تاب کھانے کے کچھ نہ کرسکے۔ جب وہ پادری مر گیا تو نیا پادری بہت عابد و زاہد اور تارک الدنیا تھا۔ آپ کو اُس سے دلی محبت ہوگئی۔ جب اُس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اُس نے آپکی خواہش پر آپکو نصیحت کی کہ موصل میں ایک شخص کے پاس چلے جاؤ۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ جب اُس شخص کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اُس سے بھی پوچھا کہ اب اپنی روحانی تربیت کے لئے کہاں جاؤں؟۔ اُس نے عموریہ جانے کی تلقین کی۔ چنانچہ آپ عموریہ کے لاٹ پادری کے پاس چلے گئے اور وہاں کچھ گائیں اور بکریاں بھی پال لیں۔ جب اُس پادری کا آخری وقت آیا تو اُس نے آپ سے کہا کہ بیٹا آج دنیا میں کوئی ایسا شخص باقی نہیں جس سے ملنے کا مشورہ تمہیں دوں۔ البتہ اس نبی کے ظہور کا زمانہ قریب ہے جو ریگستان عرب سے دینِ ابراہیمی کو ازسرنو زندہ کرے گا اور ایک کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کرے گا۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ وہ ہدیہ قبول کرے گا لیکن صدقہ حرام سمجھے گا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔

اس پادری کی وفات کے بعد آپ عرب قبیلہ بنوکلب کے تاجروں کے ساتھ ہولئے اور یہ سودا کیا کہ وہ آپ کی گائیں اور بکریاں لے لیں گے اور آپ کو عرب پہنچادیں گے۔ لیکن انہوں نے دھوکہ سے وادی قریٰ میں ایک یہودی کے پاس آپ کو فروخت کردیا۔ اُس یہودی کے ہاں کھجور کے کچھ درخت تھے جنہیں دیکھ کر آپ کو منزل کی آس بندھی لیکن جلد ہی اُس نے آپ کو اپنے چچیرے بھائی کے پاس بیچ دیا جو آپ کو مدینہ لے آیا۔ ایک روز آپ نے اپنے مالک کے ایک رشتہ دار کو یہ کہتے سنا کہ خدا بنی قیلہ کو غارت کرے، وہ سب قبا میں ایک شخص کے پاس جمع ہیں جو مکہ سے آیا ہے اور یہ لوگ اسے نبی سمجھتے ہیں۔ یہ سنتے ہی آپ کے بدن میں سنسناہٹ دوڑ گئی اور آپ نے اُس سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟۔ آپ کے مالک نے آپ کے منہ پر گھونسا مارا اور کہا کہ جاؤ اپنا کام کرو۔ آپ خاموش ہوگئے لیکن شام کو خاموشی سے کھانے کی کچھ چیزیں لے کر دربارِ رسالت جا پہنچے اور بطور صدقہ پیش کیں۔ آنحضور ﷺ نے خود نوش نہ فرمایا لیکن دوسروں کو کھانے کا حکم دیا۔ دوسرے روز پھر کچھ چیزیں بطور ہدیہ پیش کیں تو آنحضور ﷺ نے بھی یہ اشیاء کھائیں اور اپنے اصحاب کو بھی دیں۔ اس پر آپ بوسہ دینے کیلئے آنحضور ﷺ پر اس طرح جھکے کہ مہر نبوت بھی دیکھ سکیں۔ آنحضور ﷺ نے آپ کو سامنے سے آنے کا ارشاد فرمایا اور حقیقت حال پوچھی تو آپؓ نے ساری کہانی عرض کرکے اسلام قبول کرلیا۔ پھر آنحضور ﷺ کے ارشاد پر آپؓ نے اپنے مالک سے اپنی آزادی کا سودا کھجور کے تین سو درخت اور چالیس اوقیہ سونے پر کیا۔ آنحضور ﷺ کے ارشاد پر صحابہؓ نے مل کر درخت لگائے اور ایک غزوہ میں کچھ سونا مالِ غنیمت میں ہاتھ آیا تو آپؓ کو جسمانی غلامی سے آزادی نصیب ہوگئی۔ اس طرح رسول اللہ کی روحانی غلامی نے انہیں ہر غیراللہ کی غلامی سے نجات دلادی۔ اب آپؓ اصحاب الصفہ میں شامل ہوگئے اور آنحضور ﷺ نے حضرت ابوالدرداء کے ساتھ آپکی مؤاخات قائم کردی۔

بدر اور احد کے غزوات میں اگرچہ آپؓ غلام ہونے کی وجہ سے شرکت نہ کرسکے تھے لیکن حضرت عمرؓ نے جب اپنے دورِ خلافت میں مختلف صحابہ کی خدمات کے مطابق اُن کے وظائف مقرر کئے تو آپؓ کا وظیفہ اصحاب بدر کے برابر مقرر کیا۔

غزوہ احزاب میں خندق حضرت سلمانؓ کے مشورہ سے کھودی گئی۔ آپؓ ایک مضبوط اور جفاکش انسان تھے اس لئے خندق کی کھدائی کے موقع پر صحابہؓ کے دونوں گروہوں نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ سلمانؓ کو اُن کے گروہ میں شامل کیا جائے، تب آنحضور ﷺ نے فرمایا سلمان منا اھل البیت۔ پھر جب ایک سخت چٹان خندق کی کھدائی کی راہ میں حائل ہوئی تو آنحضور ﷺ نے آپؓ کی کدال لے کر چٹان پر ضربیں لگائیں اور ہر ضرب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آنحضور کو فتوحات کی خوشخبری عطا فرمائی۔ جنگ خندق میں آنحضورؐ کے لئے سلع پہاڑ پر ایک خیمہ نصب کیا گیا تھا جہاں اب مسجد الفتح ہے اور حضرت سلمان کے خیمہ کی جگہ مسجد سلمان تعمیر ہوئی ہے۔

حضرت سلمان بیعت رضوان میں بھی شامل ہوئے اور قربانیوں کے بعد آنحضورؐ کے بال کاٹنے کی سعادت بھی آپؓ کو عطا ہوئی۔ اسی طرح اصحابؓ رسول کے ایمان لانے کے مواقع پر ان کے سروں کے بال مونڈ کر پیشہ مُوتراشی کو آپؓ نے رائج کیا۔

آپؓ خیبر، فتح مکہ اور حنین کے غزوات میں بھی شریک ہوئے۔ طائف کے محاصرہ کے دوران آپؓ نے ایک نئے طریقہ جنگ یعنی منجنیق اور دبابہ کے استعمال سے مسلمانوں کو متعارف کروایا جو قلعہ شکنی کے لئے پتھر پھینکنے کا مؤثر ہتھیار تھے۔

حضرت عمرؓ کے دور میں آپؓ کئی مواقع پر سالار لشکر بنائے گئے۔ ایرانی مہمات میں آپؓ پہلے ایرانیوں کو تبلیغ کرتے اور انہیں بتاتے کہ مَیں تمہارا ہم وطن بھائی ہوں اور عرب میری اطاعت کرتے ہیں، اگر تم اسلام قبول کرلو تو ہمارے دینی بھائی بن جاؤ گے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب بھی رات کو حضرت سلمانؓ سے مصروفِ گفتگو ہوتے تو اتنی لمبی مجلس لگتی کہ ہمیں خیال آتا کہ شاید آج ہم میں سے کسی کی باری کھوئی جائے گی۔

حضرت سلمانؓ صحف سابقہ سے بھی گہری واقفیت رکھتے تھے اور قرآن مجید کو براہ راست زبانِ نبوت سے سیکھا تھا اسلئے بہت معروف عالم تھے۔ آنحضور ﷺ نے ایک بار فرمایا کہ "سلمان علم وحکمت سے لبریز ہے"۔ حضرت علیؓ نے فرمایا "سلمان علم و حکمت میں لقمان حکیم کے برابر ہیں"۔ حضرت سلمانؓ متعدد آریائی اور سامی زبانیں بول سکتے تھے۔ فارسی و عربی پر بہت دسترس رکھتے تھے، عبرانی سے بھی بخوبی واقف تھے۔ سریانی زبان شام سے سیکھی تھی۔ آنحضور ﷺ کی زندگی میں کئی بار ترجمانی کے فرائض بھی سرانجام دیئے۔

جب مسلمانوں نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ کی سرکردگی میں مدائن پر چڑھائی کی تو دریائے دجلہ میں طغیانی تھی اور کشتیاں میسر نہ آسکیں۔ حضرت سلمانؓ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا کہ "اسلام ہر دم نَو بہ نَو اور تروتازہ ہے۔ مسلمانوں کے لئے سمندر بھی اسی طرح مسخر کردیئے گئے ہیں جس طرح خشکی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں سلمان کی جان ہے کہ مسلمان اس دریا سے صحیح سلامت اسی طرح فوج در فوج نکلیں گے جیسے وہ فوج در فوج اس میں داخل ہوئے تھے"۔ یہ کلمات حرف بہ حرف پورے ہوئے اور نہ کوئی شخص ڈوبنے پایا نہ کوئی چیز گم ہوئی۔ ایرانی اس واقعہ پر غیر معمولی تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ہمارا مقابلہ انسانوں سے نہیں جنوں سے ہے۔

حضرت سلمانؓ مدائن کے گورنر بھی رہے لیکن مخلوق کی ہمدردی ہمیشہ پیش نظر رکھی۔ کبھی اپنے ملازم کو زیادہ کام کیلئے مجبور نہیں کیا۔ ان کا دسترخوان وسیع تھا۔ محنت مزدوری سے کوئی خاص آمدنی ہوجاتی تو بطور خاص معذوروں کی دعوت کرتے۔ اپنے ناداری کے دَور سے خوشحالی کے دَور تک غذا اور لباس میں ہمیشہ سادہ اور بےنفس رہے۔ گورنری کے زمانہ میں اتنا سادہ لباس پہنتے کہ ناواقف لوگ بعض دفعہ مزدور سمجھ کر بوجھ اٹھوا دیتے۔ آپؓ نے ساری عمر گھر نہیں بنایا۔ ایک بار کسی نے اصرار سے آپؓ کے لئے گھر بنانے کی اجازت چاہی۔ جب آپؓ راضی نہ ہوئے تو اُس نے کہا کہ آپؓ کی مرضی کے مطابق بناؤں گا یعنی اتنا مختصر کہ کھڑے ہوں تو سر چھت سے جالگے اور لیٹیں تو پیر دیوار سے ٹکرائیں۔ فرمایا اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ چنانچہ اس نے ایک جھونپڑی بنادی۔

آپؓ کے بستر میں معمولی سا بچھونا اور دو اینٹیں تھیں جو تکیہ کا کام دیتیں۔ اس پر روتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کا سازو سامان ایک مسافر سے زیادہ نہ ہو اور میرے پاس اس سے زیادہ مال ہے۔ آپؓ کا وظیفہ پانچ ہزار تھا جو آپؓ خیرات کردیتے تھے اور خود چٹائیاں بُن کر گزارا کرتے تھے۔ گورنر بننے کے بعد بھی اُس وقت تک یہ کام کرتے رہے جب تک حضرت عمرؓ نے روک نہیں دیا۔ آپؓ چمڑا رنگنے کا کام بھی کرتے رہے اور کاشتکاری بھی کی۔

حضرت سلمانؓ اسّی سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ محققین کے مطابق آپؓ کا مزار مبارک مدائن میں ہے۔

MTV Muslim AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

14/1/2000 - 20/01/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 14th January 2000
7 Shawal1420

00.05 Tilawat, Dars-ul-Hadith,News
00.51 Children's Corner: Entertainment programme Final part (R)
01.30 Liqa Ma'al Arab, No. 438 Rec. 11.11.99 (R)
02.35 Mulaqat with Huzoor & Itfal Rec. 13.01.00
03.35 Urdu Class No. 153 Rec. 24.03.96
04.35 Learning Language Arabic Lesson No. 25
04.55 Homeopathy Class, No. 89 (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Workshop (R)
07.15 Quiz: 'History of Ahmadiyyat No. 22 (R)
07.50 Siraiky Programme: Friday Sermon Rec: 11.11.99
10.00 Urdu Class No. 153 (R)
11.00 Indonesian Service Tilawat, Hadith, Nazm
11.30 Bengali Service: Various programmes
12.05 Tilawat, Dars Malfooznt, News
12.55 Darood Shareef
13.00 Friday Sermon Rec. 14.1.00
14.0 Documentary. Books Fair Part 1
14.20 Majlis-e-Irfan With Huzoor and Urdu speaking friends
15.25 Friday Sermon: With Hazoor (R)
16.25 Children's Corner: Class No. 11 , Part 2
16.55 German Service: Quran and Bible
18.05 Tilawat, Hadith
18.20 Urdu Class: Lesson No. 154 Rec.29.03.96
19.40 Liqa Ma'al Arab: (New)
20.35 Belgian Programme:Children's Class No.16
21.10 Medical Matters: "Natural Healing"
21.45 Friday Sermon: (R)
23.05 Mulaqat with Huzoor and Urdu speaking friends Rec. 13.01.00(R)

Saturday 15th January 2000
8th Shawal 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Class No. 12 Part 1 Presentation of MTA Canada
01.10 Liqa Ma'al Arab: (New) Rec: 13.01.00 (R)
02.10 Weekly Preview
02.20 Friday Sermon:By Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 14.01.00 (R)
03.20 Urdu Class: Session No. 154 Rec:29.03.96
04.25 Computers For Everyone: Part No.32
05.00 Mulaqat: Huzoor and Urdu speaking guests Rec: 13.01.00
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
07.05 Children's Corner: Class No. 12 Part 1
07.35 Mauritian Programme
08.25 Medical Matters "Natural Healing"
08.50 Liqa ma'al Arab (New) Rec: 13.01.00 (R)
09.55 Urdu Class: Session No. 154 Rec:29.03.96
11.00 Indonesian Service:
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Danish Lesson No. 9
13.00 Majlis-e-Irfan With Huzoor Rec. 14.1.00
14.0 Bengali Service
15.00 Children's Class With Huzoor Rec. 15.01.00
16.00 Quiz Khutbat-e-Imam
16.45 Hakayat-e-Sherien Story No. 8
16.55 German Service
18.00 Tilawat,
18.15 Weekly Preview
18.30 Urdu Class No. 155 Rec. 30.3.96
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 439 Rec: 18.11.99
20.45 Philosophy of the Teaching of Islam
21.20 Children's Class With Huzoor Rec. 14.1.00
22.20 Majlis-e-Irfan With Huzoor Rec. 14.1.00
23.20 Documentary

Sunday 16th January 2000
9th Shawal 1420

00.05 Tilawat, News
00.45 Quiz: Khutbat-e-Imam (R) 22nd & 29th March 1998 Khutbaats (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab With Huzoor Session No. 439 Rec. 18.11.99
02.05 Canadian Horizons: Children's Class No.30
03.05 Urdu Class: Lesson No. 155 Rec: 30.6.96
04.10 Seerat-un-Nabi (SAW)
04.20 Learning Danish
04.50 Mulaqat: Huzoor and Atfal Rec: 15.01.00
06.05 Tilawat, News
06.55 Weekly Preview
07.10 Quiz: Khutbat-e-Imam (R) 22nd & 29th March 1998 Khutbaats (R)
07.30 Q/A Session With Hadhrat Khalifatul Masih IV Session No. 439 Rec. 18.11.99
08.25 Documentary
08.50 Liqa Ma'al Arab With Hadhrat Khalifatul Masih IV Session No. 439 Rec. 18.11.99
09.50 Urdu Class: Lesson No. 155 Rec: 30.03.96
10.50 Indonesian Service
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No.151
13.10 Friday Sermon: By Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec: 14.01.00 (R).
14.10 Bengali Service
15.10 Mulaqat With Huzoor and German Friends Rec. 15.01.00
16.10 Weekly Preview
16.25 Children's Corner
16.55 German Service
18.0 Tilawat
18.15 Seerat-un-Nabi (SAW)
18.25 Urdu Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV No. 156 Rec. 5.4.96
19.25 Weekly Preview
19.40 Liqa Ma'al Arab With Hadhrat Khalifatul Masih IV Session No:440 Rec: 25.11.99
20.40 Albanian Programme
21.10 Dars ul Qur'an, No: 15 Rec: 19.02.95
22.55 Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV and German friends Rec. 15.1.00

Monday 17th January 2000
10th Shawal 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: with Huzoor Class No. 48
01.05 Liqa Ma'al Arab With Hadhrat Khalifatul Masih IV Session No: 440 Rec. 25.11.99
02.05 Documentary Photography Part 1
03.05 Urdu Class: Session No. 156 Rec. 5.4.96
04.10 Dars-ul-Malfoozat
04.25 Learning Chinese
04.55 Mulaqat With Huzoor Rec. 15.1.00
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: With Huzoor (R) Class No. 48 Final Part
07.05 Dars ul Quran No: 15 Rec. 19.2.95
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 440 Rec: 25.11.99
09.45 Urdu Class: Lesson No. 156 Rec: 5.4.96
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon
12.00 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian Lesson No. 47
13.05 MTA Sports Football "Rabwah vs Sargodha"
14.00 Bengali Service
15.00 Mulaqat: With Huzoor & Young Lajna Rec. 16.1.00
16.00 Documentary:
16.20 Children's Corner: With Huzoor Class No. 49 Rec:30.12.95 Part 1
16.55 German service
18.00 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class No. 157 Rec. 6.4.96
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No. 441 Rec: 2.12.99
20.35 Turkish Programme
21.10 Islamic Teachings
22.25 Mulaqat: With Huzoor and Young Lajna Rec: 16.01.00

Tuesday 18th January 2000
11th Shawal 1420

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Class: with Huzoor (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No. 441 (R) Rec: 02.12.99
02.05 MTA Sports Football
02.50 Dars Malfoozat
03.00 Urdu Class With Hazoor No. 157 Rec:06.04.96
04.00 Dars ul Hadith
04.15 Learning Norwegian Lesson No. 47
05.0 Mulaqat: With Huzoor and young Lajna Rec. 16.01.00
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Class: with Huzoor, (R)
07.05 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 24.07.98
08.10 Islamic Teachings
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.441 Rec: 02.12.99
09.55 Urdu Class: Lesson No. 157 Rec: 06.04.98
10.55 Indonesian Service (R)
12.00 Tilawat, News
12.40 Learning Swedish: Lesson No.32
13.00 Rencontre Avec Les Francophones
14.00 Bengali Service
15.05 Tarjumatul Quran Class Rec: 18.05.95
16.10 Children's Corner: Yassernal Quran No. 2
16.25 Children's Corner: Entertaining And Educational Programme
17.00 German Service
18.00 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No. 158 Rec: 07.04.96
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No. 423 Rec: 14.07.98
20.45 Norwegian Programme: Christianity From Facts to Fiction No.18
21.05 Rencontre Avec Les Francophones
22.05 Hamari Kaenat: Programme No.
22.30 Tarjumatul Quran Class No. 57 Rec: 18.05.95
23.35 Learning Swedish: Lesson No. 32

Wednesday 19th January 2000
12th Shawal1420

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Yassarnal Quran Class No. 2 (R)
00.55 Liqa Ma'al Arab: Session No. 423 Rec:14.7.98
02.05 Rencontre Avec Les Francophones: Rec: 17.1.99
03.05 Urdu Class: Lesson No. 158 (R) Rec: 07.04.96
04.20 Learning Swedish: Lesson No.32
04.50 Tarjumatul Quran Class: Class No. 57 Rec:18.05.95
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Yassarnal Quran Class No. 2 (R)
06.55 Swahili Programme: Muzakra, Part 2 Host: Maulana Abdul Basit Shahid Sahib
07.50 Swahili Darsul Hadith
08.05 Hamari Kaenat: Programme No. 29 Topic: "Earth and its axis"
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No. 423 (R) Rec: 14.07.98
09.50 Urdu Class: Lesson No. 158 Rec: 7.4.96
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.00 Tilawat, News
12.35 Learning Spanish: Lesson No.19
13.05 Tabarukat : Speech By Hadhrat Qazi Mohammad Nazeer Sahib J/S 1975
13.55 Bengali Service: Mulaqat With Hazoor Rec: 18.1.00
15.05 Tarjumatul Quran Class: Class No.58 Rec: 7.6.95
16.10 Children's Corner: Guldasta
16.20 Children's Corner Academic Competitions of Waqfeen-e-Nau Rabwah
16.55 German Service: Various Items
18.00 Tilawat, News
18.30 Urdu Class: Lesson No.159 Rec:12.4.96
19.25 Liqa Ma'al Arab:
20.25 MTA France: Aurore No. 6 part 1
20.45 Mulaqat With Hazoor and Bengali friends Rec: 18.1.00
22.30 Tarjumatul Quran Class: Class No.58 Rec: 7.6.95
23.30 Learning Spanish: Lesson No.19

Thursday 20th January 2000
13th Shawal 1420

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Guldasta (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab With Huzoor
02.05 Mulaqat With Hazoor and Bengali friends Rec: 18.1.00
03.05 Urdu Class: Lesson No. 159 Rec: 12.4.96
04.10 Dars-e-Malfoozat
04.20 Learning Spanish: Lesson No.19
04.55 Tarjumatul Quran Class: Class No.58. Rec: 7.6.95
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Guldasta (R)
07.00 Sindhi Programme: Friday Sermon Rec: 26.3.99
08.40 Liqa Ma'al Arab with Huzoor
09.55 Urdu Class: Lesson No. 159 Rec: 12.4.96
10.55 Indonesian Service: Tilawat...
12.00 Tilawat, News
12.40 Learning Arabic: Lesson No. 26
12.55 Mulaqat: With Hazoor And Atfal Rec: 19.1.00
14.05 Bengali Service: Friday Sermon by Huzoor Rec: 18.6.99
14.55 Homeopathy Class: Lesson No. 90

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,

Prepared by the MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020)8875 0249

Vol. 7 Friday, January 14, 1999 Issue No. 2

قادیان دارالامان کی مقدس سرزمین پر ۱۰۸ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب

نماز تہجد، نماز باجماعت، درس و تدریس، پرمغز تقاریر کے روحانی پروگرام۔

آل انڈیا ریڈیو، دوردرشن، زی ٹی وی کے علاوہ ۲۷ اخبارات میں جلسہ کی خبریں نشر ہوئیں

مجلس شوریٰ، میٹنگ دعوت الی اللہ، نومبایعین کے اجلاسات اور لنگر کے وسیع انتظامات

(مرتبہ: سلطان احمد ظفر منتظم شعبہ رپورٹنگ)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ قادیان میں ۱۰۸واں جلسہ سالانہ ۱۳ر، ۱۴ر اور ۱۵ر نومبر ۱۹۹۹ء کو منعقد ہوکر بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ گزشتہ سال کے مقابل پر امسال ڈیڑھ گنا زائد نو مبایعین نے شرکت کی۔ گزشتہ سال یہ تعداد دس ہزار سے زائد تھی جبکہ امسال ۱۶ہزار سے زائد نومبایعین نے شرکت کی۔ جلسہ میں کل ملاکر ۲۱ہزار سے زائد مہمانان کرام نے شرکت فرمائی اور بھارت سمیت کل ۲۷ ممالک کی نمائندگی رہی۔

مہمانوں کی زیادہ تعداد جو گیارہ ہزار سے زائد تھی ان خیمہ جات میں ٹھہری جو موضع ننگل باغبان کے قریب بارہ ایکڑ رقبہ میں نصب کئے گئے تھے جہاں عارضی بیت الخلاء، غسلخانے، ڈائننگ ہال اور دیگر ضروریات کی چیزیں موجود تھیں۔ ان گیارہ ہزار مہمانوں کے لئے اس مقام پر عارضی طور پر مسجد کا انتظام بھی کیا گیا تھا جس میں نماز تہجد اور دیگر باجماعت نمازوں اور درس و تدریس کا انتظام رہا۔ بسوں اور گاڑیوں کے لئے پارکنگ کی جگہ چونکہ تنگ تھی اس لئے بسیں سواریوں کو اتارنے کے بعد فارن گیسٹ ہاؤسز کے میدان میں پارک کرنی پڑیں۔ بارہ ایکڑ کے رقبہ میں گیارہ صد خیمہ جات نصب کئے گئے جہاں رجسٹریشن، طبی امداد، خدمت خلق، بجلی، آب رسانی وصفائی کے عارضی دفاتر بھی بنائے گئے تھے۔ تین دن تک یہ علاقہ ایک عجیب و غریب عارضی قصبہ کا منظر پیش کررہا تھا۔

معائنہ رضاکاران

جلسہ سالانہ کے رضاکاران کے معائنہ کے لئے مورخہ ۹ر نومبر کا دن مقرر تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے حضور ایدہ اللہ کے نمائندہ کے طور پر اس تقریب میں شرکت فرمائی جو تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ اور اس میں محترم موصوف نے رضاکاران کو نصائح فرمانے کے علاوہ ان سے ملاقات بھی کی اور مفید تجاویز وہدایات دیں۔ معائنہ کارکنان سے باقاعدہ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا آغاز ہوگیا۔

جلسہ سے قبل دس ہزار سے زائد مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام کردیا گیا تھا جو بعد میں پھر وسیع کرنا پڑا۔ حسب سابق مسجد ناصر آباد کے صحن کو اسٹیج کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اسٹیج کے دائیں جانب تامل، تلگو، ملیالم، بنگلہ، کنڑا اور انگریزی زبان کے لئے ترجمانی کے کیبن تیار کئے گئے تھے۔ اور دائیں جانب ہی اسٹیج کے بالکل نزدیک لوائے احمدیت کی پوسٹ بنائی گئی تھی جہاں تینوں روز لوائے احمدیت احمدی نونہالوں کی پہرہ داری میں نہایت شان کے ساتھ لہراتا رہا۔ جلسہ گاہ کے چاروں طرف اور اسٹیج پر مختلف بینرز بھی لگائے گئے جن پر اسلامی تعلیمات اور پیشوایان مذاہب کے احترام پر مشتمل کلمات درج تھے۔ اس دفعہ چونکہ گرمی تھی جلسہ گاہ میں پانی پلانے کا معقول انتظام تھا۔ جلسہ گاہ کے نزدیک عارضی بیت الخلاء اور وضو خانے بھی تعمیر کئے گئے تھے۔ وی آئی پی مہمانوں کے لئے کرسیوں کا اور پریس کی گیلری کا الگ انتظام تھا۔ دھوپ کی تمازت سے بچنے کے لئے امسال تمام جلسہ گاہ میں شامیانے بھی نصب کئے گئے تھے۔

پہلا روز۔ پہلا اجلاس

جلسہ ۱۳ر نومبر کو ٹھیک دس بجے شروع ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس موقعہ پر احباب درود شریف اور دعائیں پڑھتے رہے۔ لوائے احمدیت لہرانے کے بعد محترم موصوف کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے اور اس طرح ۱۰۸ویں جلسہ سالانہ کا مبارک آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

صدر اجلاس نے اپنے افتتاحی خطاب میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور افتتاحی دعا کروائی۔

افتتاحی دعا کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری، ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے بعنوان "ہمارا خدا۔ زندہ خدا" فرمائی۔ دوسری تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے "سیرت آنحضرت ﷺ (عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی)" کے عنوان پر فرمائی۔

ہر دو تقاریر کے بعد مکرم تیمور احمد صاحب چغتائی آف کینیڈا اور مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مبلغ انچارج فلسطین نے اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔

دوسرا اجلاس

پہلے دن کا دوسرا اجلاس چوہدری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر یو۔پی کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا غلام نبی صاحب نیاز، مبلغ انچارج صوبہ کشمیر نے "سیرت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام۔ عشق رسولؐ کے پیرایہ میں" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ محترم مولانا صاحب کی تقریر کے بعد سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ترانہ پیش کیا گیا جس کا پہلا شعر یوں ہے ؎

ہے بادہ مست بادہ آشام احمدیت
چلتا ہے دور مینا و جام احمدیت

نومبایعین کے تاثرات

اس ترانہ کے بعد مکرم ماسٹر اکرم صاحب ہیڈماسٹر سیکھوں ضلع بٹھنڈہ نے اپنے قبول احمدیت کے حالات سنائے۔ آپ نے بتایا کہ پارٹیشن کے حالات کی وجہ سے میں محمد اکرم سے بابو رام بن گیا تھا۔ غیر احمدی ملاں مجھے کافر کہتے تھے لیکن احمدی مبلغ کی محبت سے میں پھر مسلمان ہوگیا ہوں۔ نومبایعین میں دوسرے نمبر پر مکرم ڈاکٹر بشیر محمد صاحب S.M.O. لڈبھڈول، ہماچل پردیش اور قریشی ضمیر احمد صاحب آف آگرہ، مکرم اسلام خان صاحب ضلع فیروز آباد یوپی، مکرم منے خان صاحب ضلع فیروز آباد یوپی نے اپنے اپنے قبول احمدیت کے واقعات سنائے۔

دوسرا روز۔ پہلا اجلاس

۱۴ر نومبر کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت لاس اینجلیس امریکہ کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوت و تبلیغ نے بعنوان "برکات خلافت" تقریر فرمائی۔ تقریر میں آپ نے بالخصوص خلافت رابعہ کی برکات کا تذکرہ فرمایا۔

دوسری تقریر پنجابی میں مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نگران دعوت الی اللہ پنجاب و ہماچل نے کی۔ آپ کی تقریر "بدرسومات کے خلاف جہاد" پر تھی۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر بزبان انگریزی مکرم سید محمود احمد صاحب آف کلکتہ نے بعنوان "Islam-Need of the Hour" کی۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مبلغ واشنگٹن نے جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے ایم ٹی اے کی نشریات کے بارہ میں ایمان افروز تفصیلات سنائیں۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کا دوسرا اجلاس محترم چوہدری محمد اکبر صاحب ناظر امور عامہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم منیر احمد

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔